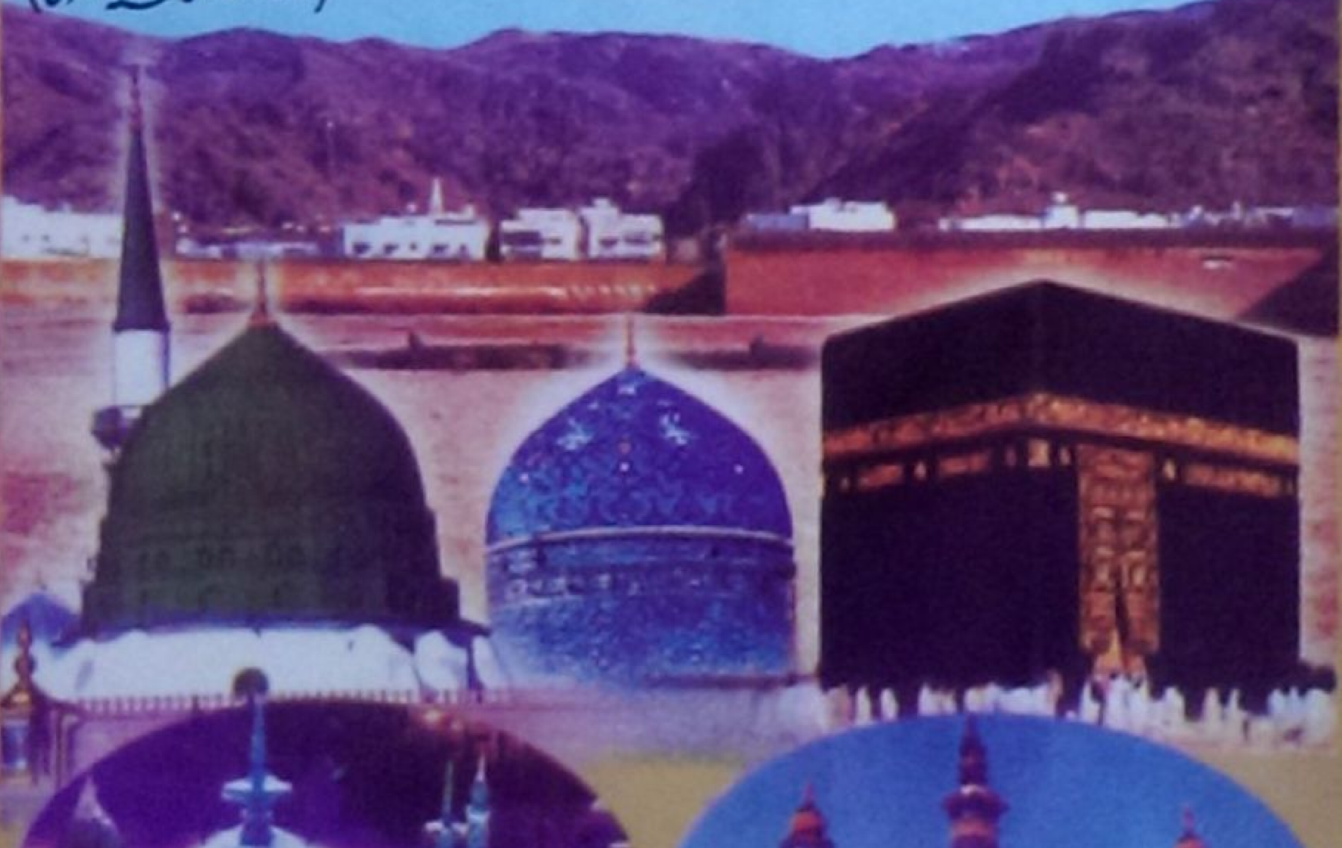
قصیدہ بُردہ شریف

امام علامہ محمد شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ
(سنہ وصال سنہ ۶۹۴ ہجری)



سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّلْأَ الدُّنْيَا وَمِلْأَ الْاٰخِرَةِ

وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّلْأَ الدُّنْيَا وَمِلْأَ الْاٰخِرَةِ وَارْحَمْ

سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا مِّلْأَ الدُّنْيَا وَمِلْأَ الْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ

يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا جَارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ يَا اَمَانَ الْخَائِفِيْنَ

يَا عِمَادَ مَنْ لَّا عِمَادَ لَهٗ يَا سَنَدَ مَنْ لَّا سَنَدَ لَهٗ يَا ذُخْرَ مَنْ لَا

ذُخْرَ لَهٗ يَا حِرْزَ الضُّعَفَاءِ يَا كَنْزَ الْفُقَرَآءِ يَا عَظِيْمَ الرَّجَاءِ

يَا مُنْقِذَ الْهَلْكٰى يَا مُنْجِيَ الْغَرْقٰى يَا مُحْسِنُ يَا مُجْمِلُ

يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ يَا مُنِيْرُ اَنْتَ

الَّذِىْ سَجَدَ لَكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَضَوْءُ النَّهَارِ وَ

شُعَاعُ الشَّمْسِ وَحَفِيْفُ الشَّجَرِ وَدَوِيُّ الْمَاءِ وَنُوْرُ

الْقَمَرِ يَا اَللّٰهُ اَنْتَ اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَكَ اَسْئَلُكَ

اَنْ تُصَلِّىَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلٰى

اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ وَاَعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ

الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضْلَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ

اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ بُرْهَانَهٗ وَاَفْلِجْ حُجَّتَهٗ وَاَبْلِغْهُ

مَامُوْلَهٗ فِىْ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَ اُمَّتِهٖ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُنْشِی الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٖ
ثُمَّ الصَّلٰوۃُ عَلَى الْمُخْتَارِ فِی الْقِدَمٖ

تمام تعریفیں اس خالق و رب کائنات کیلئے جس نے تمام مخلوق پیدا فرمائی پھر (بے حد و حساب) درود ہوں اس ذات ستودہ صفات پر جنہیں مالک حقیقی عزوجل شروع ہی سے چن لیا۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمٖ

اے میرے مولا! اپنے محبوب کریم تمام مخلوق سے افضل و بہتر ہے ہمیشہ خوب درود و سلام نازل فرما۔

مکمل قصیدہ بُردَہ شریف

(پہلی فصل) عشق و محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

① اَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٖ
مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُّقْلَۃٍ بِدَمٖ

کیا مقام ذی سلم کے پڑوسیوں (رہنے والوں) کی یاد میں تم خون کے آنسو رو رہے ہو؟

---

② اَمْ ھَبَّتِ الرِّیْحُ مِنْ تِلْقَآءِ کَاظِمَۃٍ
وَاَوْمَضَ الْبَرْقُ فِی الظَّلْمَآءِ مِنْ اِضَمٖ

(یا تمہارے خون آلود آنسوؤں کا سبب) مقامِ کاظمہ کی جانب سے چلنے والی ہوا ہے یا کوہِ اضم (پہاڑ) کی طرف سے چمکنے والی بجلی ہے۔

---

③ فَمَا لِعَیْنَیْکَ اِنْ قُلْتَ اکْفُفَا ھَمَتَا
وَمَا لِقَلْبِکَ اِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ یَہِمٖ

تمہاری آنکھوں کو کیا ہوگیا ہے کہ باوجود روکنے کے (مسلسل خون کے) آنسو بہائے چلی جارہی ہیں اور تمہارے دل کو کیا ہوگیا ہے کہ باوجود سنبھالنے کے اور زیادہ مضطرب و بے خود ہوئے جارہا ہے۔

(4) أَيَحْسَبُ الصَّبُّ أَنَّ الْحُبَّ مُنْكَتِمٌ

مَا بَيْنَ مُنْسَجِمٍ مِّنْهُ وَمُضْطَرِمِ

کیا عاشق یہ گمان کرتا ہے کہ چشم اشکبار اور قلب بے قرار کے باوجود،

رازِ محبت پوشیدہ رہ جائے گا؟

---

(5) لَوْلَا الْهَوَى لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلَى طَلَلٍ

وَلَا أَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

اگر تمھیں محبت نہ ہوتی تو تم کھنڈرات پر آنسو نہ بہاتے اور نہ ہی

بان (درخت) اور پہاڑ کو یاد کر کے راتوں کو جاگتے۔

---

(6) فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ

بِهٖ عَلَيْكَ عُدُولُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

تم محبت کا کیسے انکار کر سکتے ہو جبکہ تمہاری اشکباری اور قلب کی بیماری

تمہارے خلاف معتبر گواہ ہے۔

⑦ وَاَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّی عَبْرَةٍ وَّضَنًی
مِّثْلَ الْبَهَارِ عَلٰی خَدَّیْكَ وَالْعَنَمِ

دردِ محبت نے تمہارے رخساروں پر اشکباری اور لاغری کے دو نشان ایسے قائم کردئے ہیں جو گل بہار کی طرح زرد اور شاخ عنم (عنم نامی درخت کی شاخ) کی طرح سرخ ہیں۔

---

⑧ نَعَمْ سَرٰی طَیْفُ مَنْ اَهْوٰی فَاَرَّقَنِیْ
وَالْحُبُّ یَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْاَلَمِ

ہاں محبوب کے خیال نے مجھے رات بھر جگائے رکھا اور واقعی محبت، لذّتوں کو تکلیف دہ بنادیتی ہے۔

---

⑨ یَا لَائِمِیْ فِی الْهَوَی الْعُذْرِیِّ مَعْذِرَةً
مِّنِّیْ اِلَیْكَ وَلَوْ اَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

میری پاکیزہ اور پُر خلوص محبت پر ملامت کرنے والے! مجھے معاف رکھ اگر تو انصاف کرے تو مجھے کبھی ملامت نہ کرے۔

(10) عَدَتْكَ حَالِي لَاسِرِّي بِمُسْتَتِرٍ
عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِي بِمُنْحَسِمِ

میرا حال دل تم پر آشکارہ ہے میرا راز محبت چغلخوروں سے مخفی ہے نہ میرا مرض عشق ختم ہونے والا ہے۔

---

(11) مَحَضْتَنِي النُّصْحَ لٰكِنْ لَّسْتُ اَسْمَعُهٗ
اِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِيْ صَمَمِ

تم نے تو مجھے پُر خلوص نصیحت کی ہے لیکن میں کب سُنتا ہوں کیونکہ سچا عاشق ملامت گروں کی طرف سے بہرا ہوتا ہے۔

---

(12) اِنِّيْ اتَّهَمْتُ نَصِيْحَ الشَّيْبِ فِيْ عَذَلٍ
وَالشَّيْبُ اَبْعَدُ فِيْ نُصْحٍ عَنِ التُّهَمِ

میں نے ملامت کرنے پر بڑھاپے (بڑی عمر) کی نصیحت کو مورد الزام ٹھہرایا حالانکہ بڑھاپا نصیحت کرنے میں تہمت سے کہیں دور ہے۔

(دوسری فصل)

خواہش نفسانی کی مذمت

(13) فَإِنَّ أَمَّارَتِي بِالسُّوءِ مَا اتَّعَظَتْ
مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِيرِ الشَّيْبِ وَالْهَرَمِ

میرے نفس امّارہ (برائی کا حکم دینے والا نفس) نے اپنی نادانی کی وجہ سے ڈرانے والے بڑھاپے اور پیرانہ سالی کی نصیحت نہیں مانی۔

---

(14) وَلَا أَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِيلِ قِرٰى
ضَيْفٍ أَلَمَّ بِرَأْسِي غَيْرَ مُحْتَشِمِ

اور میں اس مہمان (بڑھاپے) کی مہمان نوازی میں نیک اعمال کبھی پیش نہ کرسکا جو میرے سر پر پوری بے تکلفی سے اُتر آیا ہے۔

---

(15) لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنِّي مَا أُوَقِّرُهُ
كَتَمْتُ سِرًّا بَدَا لِي مِنْهُ بِالْكَتَمِ

اگر مجھے معلوم ہوتا کہ اس (بڑھاپے) کی تعظیم وتوقیر نہیں کرسکوں گا تو بڑھاپے کے اس راز کے آتے ہی میں خضابِ وسم سے چھپالیتا۔

16 مَنْ لِیْ بِرَدِّ جِمَاحٍ مِّنْ غَوَایَتِهَا
کَمَا یُرَدُّ جِمَاحُ الْخَیْلِ بِاللُّجُمِ

کون ہے جو میرے سرکش نفس کو اس کی سرکشی و گمراہی سے روکے جیسے گھوڑے کی سرکشی کو لگاموں سے روکا جاتا ہے۔

---

17 فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِیْ کَسْرَ شَهْوَتِهَا
اِنَّ الطَّعَامَ یُقَوِّیْ شَهْوَةَ النَّهِمِ

نفس کی خواہشات کو گناہوں کے ذریعے ختم کرنے کا ارادہ نہ کیجئے کیونکہ کھانا، بسیار خور (پیٹو) کی بھوک (حرص) اور بڑھا دیتا ہے۔

---

18 وَالنَّفْسُ کَالطِّفْلِ اِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلٰی
حُبِّ الرَّضَاعِ وَاِنْ تَفْطِمْهُ یَنْفَطِمِ

نفس شیر خوار (دودھ پیتے) بچے کی طرح ہے اگر اسے نہ روکو (چھوڑ دو) تو اس شیر خواری کے شوق میں جوان ہوگا اور اگر دودھ چھڑا دو گے تو چھوڑ دے گا۔

(19) فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ اَنْ تُوَلِّیَهٗ
اِنَّ الْهَوٰی مَا تَوَلّٰی یُصْمِ اَوْ یَصِمِ

خواہشات نفس کو سختی سے روک کر رکھو اور اسے اپنے اوپر غالب نہ کرو کیونکہ خواہش نفس غالب ہو کر ہلاک کر دیتی ہے یا داغدار و بے کار کر دیتی ہے۔

---

(20) وَرَاعِهَا وَهِیَ فِی الْاَعْمَالِ سَائِمَۃٌ
وَاِنْ هِیَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعٰی فَلَا تُسِمِ

جب نفس اعمال خیر میں لگا ہو تو اس کی کڑی نگرانی کرتے رہو اور اگر وہ اس (اعمال کی) چراگاہ میں نفسانی لذت محسوس کرے تو اُسے فوراً روک دو۔

---

(21) کَمْ حَسَّنَتْ لَذَّۃً لِّلْمَرْءِ قَاتِلَۃً
مِّنْ حَیْثُ لَمْ یَدْرِ اَنَّ السُّمَّ فِی الدَّسَمِ

نفس کتنی ہی مہلک چیزوں کو لذیذ و خوشنما بنا کر پیش کرتا ہے آدمی محسوس ہی نہیں کر پاتا کہ اس مرغن (لذیذ غذا) میں زہر ملا ہے۔

(22) وَاخْشَ الدَّسَائِسَ مِنْ جُوْعٍ وَّمِنْ شِبَعٍ
فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِّنَ التُّخَمِ

تم نفس کی خفیہ سازشوں بھوک اور شکم سیری سے بچو کیونکہ بسا اوقات شدید بھوک بدہضمی سے زیادہ خطرناک ہوتی ہے۔

---

(23) وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَاَتْ
مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

گناہوں سے بھرپور آنکھ سے بکثرت آنسو بہاؤ اور شرمساری وندامت کے ساتھ توبہ پر قائم رہو۔

---

(24) وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا
وَاِنْ هُمَا مَحَضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

اور تم نفس وشیطان کی مخالفت کرو اگرچہ وہ تمہارے کتنے ہی خیر خواہ بنیں انہیں غلط ہی سمجھو۔

(25) وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَّلَا حَكَمًا
فَاَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

تم نفس وشیطان کی کسی صورت نہ مانو خواہ وہ دونوں تیرے دشمن ہوں یا خیر خواہ بنیں کیونکہ تم ایسے دشمن اور خیر خواہ کے فریب سے خوب واقف ہو۔

---

(26) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ
لَقَدْ نَسَبْتُ بِهٖ نَسْلًا لِذِیْ عُقُمٍ

میں بارگاہ الٰہی میں کردار سے خالی گفتار پر (یعنی ایسی باتیں کرنے پر میں خود عمل پیرا نہیں ہوں) معافی کا طلب گار ہوں یہ میرا بانجھ عورت کو صاحبِ اولاد کہنے کی طرح ہے (یعنی غلط ہے)۔

---

(27) اَمَرْتُكَ الْخَیْرَ لٰكِنْ مَّا ائْتَمَرْتُ بِهٖ
وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِیْ لَكَ اسْتَقِمِ

میں نے تمہیں تو نیکی کی دعوت دی مگر خود اس پر عمل پیرا نہ ہوا یونہی خود استقامت حاصل نہ کرنے کے باوجود تمہیں استقامت کا حکم دینے میں پُر اثر کیسے ہو سکتا ہوں۔

(28) وَلَا تَزَوَّدْتُ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً

وَلَمْ اُصَلِّ سِوٰى فَرْضٍ وَّلَمْ اَصُمِ

افسوس موت سے پہلے میں فرض نمازوں اور روزوں کے علاوہ نفلی عبادات کا کوئی زادِراہ تیار نہ کرسکا۔

تیسری فصل

نبی مختار کی مدح سرائی

(29) ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ اَحْيَ الظَّلَامَ اِلٰی

اَنِ اشْتَكَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَّرَمِ

میں نے اس رحمت کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ کو ترک کیا جنہوں نے (عبادات وریاضت الٰہیہ میں) رات کو یہاں تک زندہ رکھا کہ آپکے قدمین شریفین سوجن کی وجہ سے علیل ہوگئے۔

---

(30) وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ اَحْشَآءَهُ وَطَوٰی

تَحْتَ الْحِجَارَةِ كَشْحًا مُّتْرَفَ الْاَدَمِ

اوراس ذاتِ مالک ومختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھوک کے پیش نظر اپنے شکم اطہر کو باندھا اور نرم ونازک (نازپروردہ) پہلوؤں پر پتھر باندھے۔

(31) وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ
عَنْ نَفْسِهٖ فَاَرَاهَا اَيَّمَا شَمَمٖ

سونے کے پہاڑوں نے حبیب الودود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی طرف راغب کرنا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بے مثال بلند ہمتی اور کمال استغناء کا مظاہرہ فرمایا۔

---

(32) وَاَكَّدَتْ زُهْدَهٗ فِيْهَا ضَرُوْرَتُهٗ
اِنَّ الضَّرُوْرَةَ لَا تَعْدُوْا عَلَى الْعِصَمٖ

شدید احتیاج نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زہد و بے رغبتی کو مزید مستحکم کر دیا یقیناً ضرورتیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عصمت (عفت مآبی) پر غالب نہیں آسکتیں۔

---

(33) وَكَيْفَ تَدْعُوْ اِلَى الدُّنْيَا ضَرُوْرَةُ مَنْ
لَوْلَاهُ لَمْ تُخْرِجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمٖ

ضروریات (و دنیاوی حاجات) اس ذات والا صفات کو دنیا کی طرف کیسے مائل کر سکتی ہیں جس ذات مقدسہ کی وجہ سے دنیا پردہ عدم سے معرض وجود میں آئی ہے۔

(34) مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

(ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دنیا وآخرت انسان وجنّات، عرب وعجم سب کے آقا ومولا ہیں۔

---

(35) نَبِيُّنَا الْاٰمِرُ النَّاهِيْ فَلَا اَحَدٌ
اَبَرَّ فِيْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیکی کی دعوت دینے والے اور برائی سے منع کرنے والے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر بات کا کوئی سچا نہیں نہ "ہاں" کہنے میں اور نہ "نہیں" کہنے میں۔

---

(36) هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

آپ وہ محبوب ربّ اکبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کہ آنے والی مصیبت کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت وسفارش کی امید کی جا سکتی ہے۔

مَوْلاىَ صَلِّى وَ سَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا

عَلى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

Mawlāya ṣalli wa sallim dā'iman abadan

'Alā ḥabī -bika Khayril Khulqi kullihimi

Oh my lord! Send infinite peace and blessings upon

Your Beloved, the best of all creation

مُحَمَّدٌ أَشْرَفُ الْأَعْرَابِ وَالْعَجَمِ

مُحَمَّدٌ خَيْــرُ مَنْ يَمْشِيْ عَلَى قَــدَمِ

Muhammadun Ashraful A'rābi wal Ajami

Muhammadun Khayru mun yamshī 'alā qadami

Muhammad – noblest of the Arabs and the non-Arabs

Muhammad – best of all those who walk upon two feet

مُحَمّدٌ باسِطُ الْمَعْرُوْفِ جامِعُهُ

مُحَمّدٌ صاحِبُ الْإِحْسانِ وَالْكَرَمِ

Muhammadun Bāsitul Ma'rūfi jāmi'uhū

Muhammadun Ṣāhibul iḥsāni wal karami

Muhammad – most expansive giver of all good things

Muhammad – the master of excellence and generosity

مُحَمّدٌ تاجُ رُسْلِ اللهِ قاطِبَةً

مُحَمّدٌ صادِقُ ٱلأَقْوالِ وَ الْكَلِمِ

Muhammadun Tāju Ruslillāhi qāṭibatan

Muhammadun Ṣādiqul Aqwāli wal kalimi

Muhammad – crown of the Messengers of God, without exception

Muhammad – in speech and word the one most true

مُحَمَّدٌ ثابِتُ الْمِيْثَاقِ حافِظُهُ

مُحَمَّدٌ طَيِّبُ الأَخْلاقِ وَالشِّيَمِ

Muhammadun Thābitul mīthāqi ḥāfizuhū

Muhammadun Tayyibul akhlāqi wash-shiyami

Muhammad – utterly reliable in keeping truths

Muhammad – whose character and qualities are excellent indeed

مُحَمَّدٌ رُوِيَت بِالنُّوْرِ طِيْنَتُهُ

مُحَمَّدٌ لَمْ يَزَلْ نُوْراً مِنَ الْقِدَمِ

Muhammadun Ruwiyat bin nūri ṭīnatuhū

Muhammadun lam yazal nūran minal qidami

Muhammad – his substance watered by light

Muhammad – a light still shining from before eternity

مُحَمَّدٌ حاكِمٌ بِالْعَدْلِ ذُوْ شَرَفٍ

مُحَمَّــدٌ مَعْدِنُ الْأِنْعامِ وَالْحِكَــمِ

Muhammadun ḥākimun bil ʻAdli zū Sharafin

Muhammadun Ma'dinul in'āmi wal ḥikami

Muhammad – fair and wise in judgement, the noble one

Muhammad – source of kindness and wisdom

مُحَمَّــدٌ خَيْرُ خَلْقِ اللهِ مِنْ مُضَــرٍ

مُحَمَّــدٌ خَيْرُ رُسْــلِ اللهِ كُلِّهِــمِ

Muhammadun Khayru Khalqillāhi min Muḍari

Muhammadun Khayru Ruslillāhi kullihimi

Muhammad – finest of God's creation, who came from Mudar

Muhammad – of all God's Messengers the best

مُحَمَّــدٌ دِيْنُهُ حَـقٌّ نَدِيْـنُ بِـه

مُحَمَّــدٌ مُجْمِـلاً حَقّاً عَلَى عَلَـمِ

Muhammadun dīnuhū ḥaqqun nadīnu bihī

Muhammadun mujmilan ḥaqqan ʻalā ʻalami

Muhammad – his creed is true, by it we profess our faith

Muhammad – eminent, the embodiment of truth

مُحَمَّــدٌ ذِكْـرُهُ رَوْحٌ لِّأَنْفُسِنَــا

مُحَمَّــدٌ شُكْرُهُ فَـرْضٌ عَلَى الْأُمَـمِ

Muhammadun zikruhū rawḥun li anfusinā

Muhammadun shukruhū farḍun ʻalal umami

Muhammad – to mention him brings refreshment to our souls

Muhammad – praising him is a duty upon all peoples

مُحَمَّــدٌ زِيْنَةُ الدُّنْيا وَبَهْجَتُهـــا

مُحَمَّــدٌ كَاشِــفُ الْغُمَّاتِ وَالْظُلَمِ

Muhammadun zīnatud dunyā wa bahjatuhā

Muhammadun kāshiful ghammāti waz Ẓulami

Muhammad – the beauty of the world and its splendour

Muhammad – who lifts the veils of darkness and distress

مُحَمَّــدٌ سَيِّــدٌ طابَتْ مَناقِبُــهُ

مُحَمَّــدٌ صاغَهُ الرَّحْمَــنُ بِالنِّعَــمِ

Muhammadun Sayyidun ṭābat manāqibuhū

Muhammadun Ṣāghahur Raḥmānu bin ni'ami

Muhammad – a master, whose virtues bring delight

Muhammad – the Most Merciful fashioned him from grace

مُحَمَّــدٌ صَفْـوَةُ الْبَارِيْ وَخِيْرَتُـهُ

مُحَمَّــدٌ طاهِــرٌ مِنْ سائِرِ التُّهَـمِ

Muhammadun Ṣafwatul Bārī wa khīratuhū

Muhammadun ṭāhirun min sā'irit-tuhami

Muhammad – the flower of the Creator, and His elect

Muhammad — pure beyond all suspicion

مُحَمَّــدٌ ضاحِـكٌ لِلضَّيْفِ مُكْرِمُـه

مُحَمَّــدٌ جــارُهُ وَاللهِ لَمْ يُضَـمِ

Muhammadun ḍāḥikun lid ḍayfi mukrimuhū

Muhammadun jāruhū wallahi lam yuḍami

Muhammad – smiling and cheerful to his guest to honour him

Muhammad – by God, no neighbour of his was ever wronged!

مُحَمَّــدٌ طابَـتِ الدُّنْيـا بِبِعْثَتِـهِ

مُحَمَّــدٌ جَـاءَ بِالْآيَـاتِ وَالحِكَــمِ

Muhammadun ṭābatid dunyā bi bi'thatihi

Muhammadun Jā'a bil ayāti wal hikami

Muhammad – this world was made delightful by his being sent

Muhammad – he came with signs and with wisdom

مُحَمَّــدٌ يَـوْمَ بَعْثِ النَّـاسِ شَافِعُنَـا

مُحَمَّــدٌ نُوْرُهُ الْهَـادِي مِنَ الظُّلَـمِ

Muhammadun yawma ba'thin nāsi Shāfi'unā

Muhammadun Nūruhul hādi minaz Ẓulami

Muhammad – our intercessor on the Day mankind is resurrected

Muhammad – whose light is the guide out of darkness

مُحَمَّدٌ قائِمٌ للهِ ذُوْ هِمَمٍ

مُحَمَّدٌ خاتَمٌ لِلرُّسْلِ كُلِّهِمِ

Muhammadun qā-imun lillāhi zū himamin

Muhammadun Khātamun lir Rusli kullihimi

Muhammad – dedicated to God, he of the highest aspiration

Muhammad – the Seal of the Messengers, every one of them.



(37) دَعَا اِلَی اللّٰہِ فَالْمُسْتَمْسِکُوْنَ بِہٖ
مُسْتَمْسِکُوْنَ بِحَبْلٍ غَیْرِ مُنْفَصِمٖ

آپ نے اللہ تعالیٰ کی محبت واطاعت کی طرف دعوت دی ہے تو جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دامن تھام لیا انہوں نے ناقابل شکست رسی کو تھام لیا۔

---

(38) فَاقَ النَّبِیّٖنَ فِیْ خَلْقٍ وَّفِیْ خُلُقٍ
وَلَمْ یُدَانُوْہُ فِیْ عِلْمٍ وَّلَا کَرَمٖ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والاصفات صورت وسیرت میں تمام انبیاءؑ سے بلند وبرتر ہے اور کوئی بھی علم وکرم میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر نہیں۔

---

(39) وَکُلُّھُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّیَمٖ

تمام انبیاء کرام بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بحرِ بیکراں سے ایک چُلّو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارانِ رحمت سے ایک چھینٹے کے طلب گار ہیں۔

(40) وَوَاقِفُوْنَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمُ
مِنْ نُّقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْمِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

تمام انبیاءؑ دربار رسالت میں اپنے اپنے مقام پر کھڑے ہیں اور دائرہ نبوت کے مرکز یا کلام الٰہی کے شارح سے علم حاصل فرما رہے ہیں۔

---

(41) فَهُوَ الَّذِیْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهٗ
ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيْبًا بَارِئُ النَّسَمِ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی وہ ذات ہے جن کا ظاہر و باطن کمالِ معراج کو پہنچا اور خالق کائنات عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوبیت ورسالت کیلئے منتخب فرمایا۔

---

(42) مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْكٍ فِیْ مَحَاسِنِهٖ
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محاسن وخوبیوں میں کوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شریک وحصہ دار نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جوہر حسن ناقابل تقسیم ہے۔

(43) دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰی فِیْ نَبِیِّهِمْ
وَاحْکُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِیْهِ وَاحْتَکِمِ

عیسائیوں نے اپنے نبی کے بارے میں جو دعوے کئے اسے چھوڑ دو (اس کے علاوہ) حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدح سرائی، نعت گوئی میں جو چاہو کہو اور مان لو۔

---

(44) فَانْسُبْ اِلٰی ذَاتِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ
وَانْسُبْ اِلٰی قَدْرِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمِ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات مقدسہ کی طرف جو فضیلت (بلندی و برتری) چاہو منسوب کرو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قدر رفیع کے ساتھ جو عظمت چاہو بیان کرو۔

---

(45) فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَیْسَ لَهٗ
حَدٌّ فَیُعْرِبَ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِ

کیونکہ سرکار ذی وقار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فضائل وکمالات کی کوئی حد نہیں ہے کہ جسے کوئی انسان کما حقہ اپنی زبان سے بیان کرسکے۔

(46) لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَهٗ اٰيَاتُهٗ عِظَمًا
اَحْيٰ اسْمُهٗ حِيْنَ يُدْعٰى دَارِسَ الرِّمَمِ

اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسمائے طیبہ، عظمتوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مرتبے کے مناسب ہوتے تو آپ کا نامِ نامی لیتے ہی بوسیدہ ہڈیوں میں جان پڑ جاتی۔

---

(47) لَمْ يَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْيَ الْعُقُوْلُ بِهٖ
حِرْصًا عَلَيْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَهِمِ

ہم پر شفقت و مہربانی فرماتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں کسی ایسی چیز کی تعلیم نہیں دی جس کے ادراک سے عقلیں عاجز رہ جائیں اس لئے ہم (کسی قسم کے) شک اور وہم میں مبتلا نہیں ہوتے۔

---

(48) اَعْيَ الْوَرٰى فَهْمُ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرٰى
لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ مِنْهُ غَيْرُ مُنْفَحِمِ

تمام مخلوقات حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات گرامی کی حقیقت سمجھنے سے عاجز و قاصر ہے پس ہر کوئی خواہ قریب ہو یا بعید، عاجز و بے بس دکھائی دیتا ہے۔

(49) كَالشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بُعُدٍ
صَغِيْرَةً وَّتُكِلُّ الطَّرْفَ مِنْ اَمَمٖ

جیسے سورج دور سے آنکھوں کو (بظاہر) چھوٹا نظر آتا ہے اور قریب سے دیکھیں تو آنکھیں چندھیا جاتی ہیں۔

---

(50) وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيْقَتَهٗ
قَوْمٌ نِيَامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمِ

غفلت میں سوئے ہوئے لوگ اور خواب وخیال کی دنیا میں مگن لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقت کو دنیا میں کیسے پا سکتے ہیں۔

---

(51) فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ اَنَّهٗ بَشَرٌ
وَّاَنَّهٗ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

ہمارے علم کی انتہائی حد یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کامل ترین انسان ہیں اور تمام مخلوقات میں افضل واعلیٰ بہتر و برتر ہیں۔

(52) وَكُلُّ اٰیٍ اَتَی الرُّسُلُ الْکِرَامُ بِھَا
فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُّوْرِہٖ بِھِمٖ

اور جتنے معجزات بھی دیگر انبیاء کرام علیہم السلام لائے وہ انھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت ہی سے عطا ہوئے۔

---

(53) فَاِنَّہٗ شَمْسُ فَضْلٍ ھُمْ کَوَاکِبُھَا
یُظْھِرْنَ اَنْوَارَھَا لِلنَّاسِ فِی الظُّلَمٖ

کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آفتابِ فضل وکمال ہیں دیگر انبیاء اس کے ستارے ہیں جو (آفتاب فضیلت) کے انوار کولوگوں کیلئے اندھیروں میں بکھیر دیتے ہیں۔

---

(54) حَتّٰی اِذَا طَلَعَتْ فِی الْکَوْنِ عَمَّ ھُدَا
ھَا الْعَالَمِیْنَ وَاَحْیَتْ سَائِرَ الْاُمَمٖ

جب یہ آفتاب فضل وکمال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کائنات میں طلوع ہوا تو اس کی ہدایت کی روشنی تمام عالمین (کائنات) میں پھیل گئی اور اس نے تمام لوگوں کو زندگی سے نوازا۔

(55) اَکْرِمْ بِخَلْقِ نَبِیٍّ زَانَهُ خُلُقٌ
بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جسمانی ساخت کتنی دلکش ودل آویز ہے جسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن وسیرت میں مزید چار چاند لگا دیئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سراپا حسن ہیں اور خندہ پیشانی اور خندہ روئی سے متصف ہیں۔

---

(56) كَالزَّهْرِ فِيْ تَرَفٍ وَّالْبَدْرِ فِيْ شَرَفٍ
وَّالْبَحْرِ فِيْ كَرَمٍ وَّالدَّهْرِ فِيْ هِمَمِ

ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی تازگی ولطافت میں کِھلے ہوئے پھول، بلندی وعظمت میں چودھویں کے چاند، سخاوت میں بحر ناپیدا کنار اور ہمت ومردانگی میں تمام زمانے سے بڑھکر ہیں

---

(57) كَاَنَّهُ وَهُوَ فَرْدٌ فِيْ جَلَالَتِهٖ
فِيْ عَسْكَرٍ حِيْنَ تَلْقَاهُ وَفِيْ حَشَمِ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلالت شان وقدر ومنزلت میں یکتائے زمانہ ہیں اگر تم حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تنہا زیارت کا شرف بھی پاؤ تو بھی تم یہ سمجھو گے کہ ایک بڑے لشکر اور حشم وخدم کے ساتھ تشریف فرما ہیں۔

58 كَاَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ فِیْ صَدَفٍ

مِّنْ مَّعْدِنَیْ مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَمُبْتَسَمِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گویائی اور تبسم (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک زبان اور ہونٹ مقدس یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان و دندان مبارک) سیپی سے نکلے ہوئے خفیہ موتیوں کی مانند ہیں۔

لَا طِیْبَ یَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ اَعْظُمَهٗ

59 طُوْبٰی لِمُنْتَشِقٍ مِّنْهُ وَمُلْتَثِمِ

کوئی خوشبو اس مبارک مٹی کی برابری نہیں کر سکتی جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم مبارک کو چھو رہی ہے کسقدر سعادت مند ہے وہ شخص جس نے اس کو سونگھا ہے اور بوسہ دیا ہے۔

چوتھی فصل

میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

60 اَبَانَ مَوْلِدُهٗ عَنْ طِیْبِ عُنْصُرِهٖ

یَا طِیْبَ مُبْتَدَاٍ مِّنْهُ وَمُخْتَتَمِ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باکرامت نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مقدسہ کا معطر و معنبر ہونا ظاہر کر دیا۔

(61) يَوْمَ تَفَرَّسَ فِيْهِ الْفُرْسُ اَنَّهُمْ
قَدْ اُنْذِرُوْا بِحُلُوْلِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے دن اہل فارس نے اپنی فراست سے جان لیا کہ انہیں سختی اور عذاب کی آمد سے ڈرایا گیا ہے (یعنی اب ان کے بُرے دن آگے ہیں)۔

---

(62) وَبَاتَ اِيْوَانُ كِسْرٰى وَهْوَ مُنْصَدِعٌ
كَشَمْلِ اَصْحَابِ كِسْرٰى غَيْرَ مُلْتَئِمِ

(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت سے) کسریٰ کا محل پاش پاش ہوگیا اور پھر درست نہ ہوسکا جس طرح کسریٰ کا لشکر منتشر ہونے کے بعد پھر منظم نہ ہوا۔

---

(63) وَالنَّارُ خَامِدَةُ الْاَنْفَاسِ مِنْ اَسَفٍ
عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِي الْعَيْنِ مِنْ سَدَمِ

آتش پرستوں کا آتش کدہ غم وافسوس کے باعث آہِ سرد لیکر بجھ گیا اور حیرت کے سبب نہر کا پانی اپنا راستہ بھول گیا۔

64 وَسَاءَ سَاوَةَ اَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا
وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِيْنَ ظَمِ

اور بحرہ ساوہ خشک ہونے پر اہل ساوہ کو شدید صدمہ پہنچا اور اس کے گھاٹ پر جانے والے پیاسے ناکام (پیاسے ہی) واپس آئے۔

---

65 كَاَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَآءِ مِنْ بَلَلٍ
حُزْنًا وَّبِالْمَآءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمٍ

گویا شدت غم کی وجہ سے آگ میں پانی کی تری (خاصیت ٹھنڈک) پیدا ہوگئی (آگ ٹھنڈی ہوگئی) اور پانی میں آگ کی گرمی آگئی (اور ندی نالے خشک ہوگئے)

---

66 وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْاَنْوَارُ سَاطِعَةٌ
وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَعْنًى وَّمِنْ كَلِمٍ

اور جنات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت و نبوت کی گواہی دے رہے تھے اور انوار نبوت روشنی پھیلا رہے ہیں اور حق ظاہر و باطن الفاظ و معنی (ہر اعتبار سے) ظاہر ہو چکا ہے۔

(67) عَمُوْا وَصَمُّوْا فَاِعْلَانُ الْبَشَائِرِ لَمْ
نُسْمَعْ وَبَارِقَةُ الْاِنْذَارِ لَمْ تُشَمِ

کفار اور مشرکین اندھے اور بہرے ہو گئے تھے کہ انہیں بشارت دینے والوں کا اعلان سنائی دیتا تھا اور نہ انہیں ڈرانے والی بجلیاں نظر آرہی تھیں۔

---

(68) مِنْ بَعْدِ مَا اَخْبَرَ الْاَقْوَامَ كَاهِنُهُمْ
بِاَنَّ دِيْنَهُمُ الْمُعْوَجَّ لَمْ يَقُمِ

باوجود یہ کہ سب اقوام کے نجومیوں نے انہیں (کفار و مشرکین کو) بتا دیا تھا کہ ان کا باطل مذہب اب قائم نہیں رہ سکے گا (تب بھی وہ اندھے بہرے بنے ہوئے تھے)

---

(69) وَبَعْدَ مَا عَايَنُوْا فِي الْاُفُقِ مِنْ شُهُبٍ
مُنْقَضَّةٍ وَفْقَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ صَنَمِ

باوجود یہ کہ ان لوگوں (کفار و مشرکین) نے ستاروں کو آسمان سے ٹوٹتے ہوئے دیکھ لیا تھا روئے زمین کے بتوں کو پاش پاش ہوتے (زمین پر گرا ہوا) دیکھ چکے تھے (پھر بھی نور ایمان سے محروم رہے اور اندھے بہرے بنے رہے)۔

(70) حَتّٰى غَدَا عَنْ طَرِيْقِ الْوَحْيِ مُنْهَزِمٌ
مِنَ الشَّيَاطِيْنِ يَقْفُوْا اِثْرَ مُنْهَزِمِ

یہاں تک کہ (حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت)، وحی الٰہی کے آسمانی راستوں سے شیاطین (شعلوں کے خوف سے) ایک دوسرے کے پیچھے بھاگ اُٹھے۔

---

(71) كَاَنَّهُمْ هَرَبًا اَبْطَالُ اَبْرَهَةٍ
اَوْ عَسْكَرٌ بِالْحَصٰى مِنْ رَّاحَتَيْهِ رُمِيْ

وہ اس طرح بھاگ رہے تھے جیسے ابرہہ کے لشکری (ہاتھی سوار میدان سے دم دبا کر) بھاگے تھے۔ یا کفار کے اس لشکر کی طرح جسے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مبارک ہاتھوں سے کنکریاں ماری گئیں تھیں۔

---

(72) نَبْذًا بِهٖ بَعْدَ تَسْبِيْحٍ بِبَطْنِهِمَا
نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ اَحْشَاءِ مُلْتَقِمِ

تسبیح کرتے کنکروں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاتھوں سے اس طرح پھینکا گیا جس طرح (تسبیح پڑھنے والے) حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے باہر لایا گیا۔

پانچویں فصل

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات مبارکہ

(73) جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَةً
تَمْشِيْ اِلَيْهِ عَلٰى سَاقٍ بِلَا قَدَمٖ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طلب فرمانے پر درخت (پروانہ وار) قدموں کے بغیر اپنے تنے کے سہارے چل کر سجدہ ریزہ ہوئے۔

---

(74) كَاَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِّمَا كَتَبَتْ
فُرُوْعُهَا مِنْ بَدِيْعِ الْخَطِّ فِي اللَّقَمٖ

گویا اس درخت نے اپنی شاخوں سے راستے میں خوشخط حروف لکھ دیئے ہیں۔

---

(75) مِثْلَ الْغَمَامَةِ اَنّٰى سَارَ سَائِرَةً
تَقِيْهِ حَرَّ وَطِيْسٍ لِّلْهَجِيْرِ حَمِيْ

(درختوں کی یہ فرمانبرداری ایسی ہی ہے) جیسے بادل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوپہر کی تنور جیسی سخت گرمی سے بچانے کیلئے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے جاتے ہمراہ ہوتا۔

(76) اَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ اِنَّ لَهٗ
مِنْ قَلْبِهٖ نِسْبَۃً مَّبْرُوْرَۃَ الْقَسَمِ

میں (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی انگلی کے اشارے پر) دوٹکڑے ہوجانے والے چاند کی سچی قسم کھاتا ہوں کہ اس چاند کو (کسبِ نور وضیاء) میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب انوار سے خصوصی نسبت حاصل ہے۔

---

(77) وَمَا حَوَى الْغَارُ مِنْ خَيْرٍ وَّمِنْ كَرَمٍ
وَكُلُّ طَرْفٍ مِّنَ الْكُفَّارِ عَنْهُ عَمِ

غارِ ثور نے منبع فضائل وکرم، خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احاطہ کیا اور کفار کی ہر آنکھ اس پیکر حسن وکرم کو دیکھنے سے اندھی رہیں۔

---

(78) فَالصِّدْقُ فِي الْغَارِ وَالصِّدِّيْقُ لَمْ يَرِمَا
وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا بِالْغَارِ مِنْ اَرِمِ

پیکر صدق، سراپا صداقت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صدیق (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) غار میں موجود تھے جبکہ کفار کہہ رہے تھے کہ غار میں کوئی بھی موجود نہیں ہے۔

(79) ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوْتَ عَلٰى
خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمِ

کافروں نے گمان کیا کہ کبوتری نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کائنات کی سب سے افضل ہستی ہیں (کی حفاظت) کیلئے انڈے نہیں دیئے نہ ہی مکڑی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے جالا تنا ہے (بلکہ وہ سمجھے کہ یہ سب معمول کے مطابق ہے)

---

(80) وِقَايَةُ اللّٰهِ اَغْنَتْ عَنْ مُّضَاعَفَةٍ
مِّنَ الدُّرُوْعِ وَعَنْ عَالٍ مِّنَ الْاُطُمِ

اللہ تعالیٰ کی حفاظت نے آپ کو دوہری ذرعوں اور بلند وبالا اونچے قلعوں سے مستغنی فرمادیا۔

---

(81) مَا سَامَنِي الدَّهْرُ ضَيْمًا وَّاسْتَجَرْتُ بِهٖ
اِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِّنْهُ لَمْ يُضَمِ

دنیا نے جب بھی مجھ پر ظلم ڈھانا چاہا (تکلیف دینی چاہی) تو میں نے آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن رحمت میں پناہ چاہی یوں مجھے ایسی پناہ ملی کہ پھر کوئی مجھ پر ظلم نہ کرسکا۔

(82) وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَى الدَّارَيْنِ مِنْ يَدِهٖ
اِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدٰی مِنْ خَيْرِ مُسْتَلَمٖ

میں نے رحمت کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب بھی دین و دنیا کی عطا مانگی (دست سوال دراز کیا) مجھے آپ کے دستِ سخاوت (وشفاعت) سے من مانی مرادیں حاصل ہوئیں۔

---

(83) لَا تُنْكِرِ الْوَحْیَ مِنْ رُؤْيَاهُ اِنَّ لَهٗ
قَلْبًا اِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ لَمْ يَنَمٖ

سرکار عالی وقار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خواب اقدس کے وحی ہونے کا انکار نہ کرنا کیونکہ جب سرکار ذی شان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھیں محو استراحت ہوتی ہیں تب بھی قلب مطہر جاگ رہا ہوتا ہے۔

---

(84) فَذَاكَ حِيْنَ بُلُوْغٍ مِنْ نُبُوَّتِهٖ
فَلَيْسَ يُنْكَرُ فِيْهِ حَالُ مُحْتَلِمٖ

یہ (خواب میں وحی کا) حال اس وقت سے ہے جب اعلان نبوت فرمانے والے تھے اور اب (جبکہ اعلان نبوت ہو چکا ہے) اس کا (خواب میں وحی کا) انکار کیسے کیا جا سکتا ہے۔

(85) تَبَارَكَ اللّٰهُ مَا وَحْيٌ بِمُكْتَسَبٍ

وَلَا نَبِيٌّ عَلٰى غَيْبٍ بِمُتَّهَمِ

اللہ کی ذات برکت والی ہے، سبحان اللہ! وحی محنت سے حاصل ہونے والی چیز نہیں ہے اور نہ ہی کسی نبی پر غیب کی خبر کے حوالے سے جھوٹ کی تہمت لگائی جا سکتی ہے۔ آيَاتُهُ الْغُرُّ لَا يَخْفٰى عَلٰى أَحَدٍ بِدُونِهَا الْعَدْلُ بَيْنَ النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

---

(86) كَمْ اَبْرَأَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهٗ

وَاَطْلَقَتْ اَرِبًا مِّنْ رِّبْقَةِ اللَّمَمِ

بارہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک ہتھیلی نے بیمار کو چھو کر، تندرست کر دیا (بیماری سے شفا دی) اور حاجت مندوں کو گناہوں اور قید جنوں سے رہائی عطا فرمائی۔

---

(87) وَاَحْيَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَآءَ دَعْوَتُهٗ

حَتّٰى حَكَتْ غُرَّةً فِي الْاَعْصُرِ الدُّهُمِ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا نے بے آب و گیا قحط زدہ موسم کو سرسبز و شاداب کر دیا یہاں تک کہ اس سرسبز و شاداب سال کو زمانہ بھر میں روشن اور نمایاں سال قرار دیا گیا۔

(88) بِعَارِضٍ جَادَ اَوْ خِلْتَ الْبِطَاحَ بِهَا
سَيْبًا مِّنَ الْيَمِّ اَوْ سَيْلًا مِّنَ الْعَرِمِ

یہ جل تھل ایسے بادل کی وجہ سے ہوا جو کھل کر خوب برسا یہاں تک کہ صحراؤں پر دافر دریا کا گمان ہونے لگا یا ایسے لگا جیسے شدید سیلاب ہے۔

چھٹی فصل

قرآنِ پاک کا شرف وتعریف

(89) دَعْنِیْ وَوَصْفِیْ اٰیٰتٍ لَّهٗ ظَهَرَتْ
ظُهُوْرَ نَارِ الْقِرٰی لَيْلًا عَلٰی عَلَمِ

مجھے حضور کے وہ معجزات بیان کرنے دیجئے جورات کے وقت پہاڑ پر لگائی گئی آگ کی طرح ظاہر وروشن ہیں۔

---

(90) فَالدُّرُّ يَزْدَادُ حُسْنًا وَّهُوَ مُنْتَظِمٌ
وَلَيْسَ يَنْقُصُ قَدْرًا غَيْرَ مُنْتَظِمِ

اسلیئے کہ موتیوں کی خوبصورتی وسج دھج پروئے جانے پر مزید بڑھ جاتی ہے اگرچہ موتی پروئے ہوئے نہ بھی ہوں تو بھی انکی قدروقیمت کچھ کم نہیں ہوتی۔

(91) فَمَا تَطَاوُلُ اٰمَالُ الْمَدِيْحِ اِلٰى
مَا فِيْهِ مِنْ كَرَمِ الْاَخْلَاقِ وَالشِّيَمِ

حضور سید کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اخلاق جمیلہ اور اوصاف حمیدہ اتنے بلند و بالا ہیں کہ مدح سرائی کرنے والوں کی ہمتیں وہاں تک پہنچ نہیں پاتیں۔

---

(92) اٰيَاتُ حَقٍّ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَةٌ
قَدِيْمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوْفِ بِالْقِدَمِ

خدائے رحمان عزوجل کی طرف سے نازل ہونے والی برحق آیات (تلفظ وکتابت ونزول کے اعتبار سے) حادث جبکہ (کلام نفسی ومعنی کے اعتبار سے) قدیم ہے اور ذات قدیم (یعنی اللہ تعالیٰ) کی صفت ہے۔

---

(93) لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَّهِيَ تُخْبِرُنَا
عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَّعَنْ اِرَمِ

قرآنی آیات کسی خاص زمانے سے وابستہ نہیں لیکن یہ ہمیں (ساری خبریں دیتی ہیں جیسے) آخرت کے احوال اور قوم عاد اور قصر ارم کے بارے میں خبریں دیتی ہیں۔

(94) دَامَتْ لَدَيْنَا فَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجِزَةٍ
مِنَ النَّبِيِّيْنَ اِذْ جَآءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

یہ آیات قرآن ہمارے پاس ہمیشہ کیلئے ہیں حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ قرآنی معجزہ تمام انبیاءؑ کے معجزات پر فائق ہے کیونکہ وہ معجزات آئے اور ہمیشہ نہیں رہے۔

---

(95) مُحَكَّمَاتٌ فَمَا يُبْقِيْنَ مِنْ شُبَهٍ
لِذِىْ شِقَاقٍ وَّلَا يَبْغِيْنَ مِنْ حَكَمِ

یہ آیات اتنی مستحکم، یقینی اور ناقابل تبدیل ہیں کہ ان میں مخالفین کیلئے شبہے کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور نہ انکے ہوتے ہوئے کسی اور فیصل (فیصلہ کرنے والے) کی ضرورت ہے۔

---

(96) مَا حُوْرِبَتْ قَطُّ اِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ
اَعْدَى الْاَعَادِىْ اِلَيْهَا مُلْقِىَ السَّلَمِ

جب بھی کسی بدترین سخت دشمن نے ان آیات کا مقابلہ کرنا چاہا تو آخرکار اسے ہتھیار ڈالنے پڑے۔

97 رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوٰی مُعَارِضِهَا
رَدَّ الْغَيُوْرِ يَدَ الْجَانِیْ عَنِ الْحُرَمِ

قرآن کریم کی فضیلت صاحت وبلاغت نے معاندین (اور مقابلہ کرنے والوں) کو ایسے رد کر دیا جسطرح کوئی غیرت مند شخص کسی بدکردار مجرم کو اپنے اہل خانہ سے جھٹک دیتا ہے۔

---

98 لَهَا مَعَانٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فِیْ مَدَدٍ
وَفَوْقَ جَوْهَرِهٖ فِی الْحُسْنِ وَالْقِيَمِ

قرآنی آیات کے عظیم معانی ومطالب، سمندر کی موجوں کی طرح ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں اور حسن وخوبی اور قیمت میں سمندر کے موتیوں سے بڑھ کر ہیں۔

---

99 فَلَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی عَجَائِبُهَا
وَلَا تُسَامُ عَلَى الْإِكْثَارِ بِالسَّأَمِ

قرآنی آیات کے عجائبات حدوشمار سے باہر ہیں اور آیات قرآنی کی تلاوت کرنے والا بار بار کی تلاوت سے کبھی نہیں اکتاتا۔

100 قَرَّتْ بِهَا عَيْنُ قَارِيْهَا فَقُلْتُ لَهٗ
لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللّٰهِ فَاعْتَصِمِ

بلکہ ان کی تلاوت سے قاری کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں میں تو کہتا ہوں اے تلاوت کرنے والے! تو اللہ کی رسی پکڑنے میں کامیاب ہو گیا ہے اب اسے مضبوطی سے تھامے رکھو۔

---

101 اِنْ تَتْلُهَا خِيْفَةً مِّنْ حَرِّ نَارِ لَظٰى
اَطْفَأْتَ حَرَّ لَظٰى مِنْ وِّرْدِهَا الشَّبِمِ

(اے تلاوت کرنے والے!) اگر جہنم کی آگ کی تپش کے ڈر سے آیات قرآنی کی تلاوت کرو گے تو (قرآنی آیات کے) اس ٹھنڈے چشمے سے جہنم کی اس آگ کو ٹھنڈا کر دو گے۔

---

102 كَاَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْيَضُّ الْوُجُوْهُ بِهٖ
مِنَ الْعُصَاةِ وَقَدْ جَآءُوْهُ كَالْحُمَمِ

یہ آیات قرآنی گویا حوض کوثر ہیں جہاں گنہگاروں کے کوئلے کی طرح سیاہ چہرے، چاند جیسے روشن ہو جاتے ہیں۔

(103) وَكَالصِّرَاطِ وَكَالْمِيزَانِ مَعْدِلَةً
فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

قرآنی آیات، عدل قائم کرنے میں پل صراط اور میزان (ترازو) کی مانند ہیں اوران کے بغیر لوگوں میں عدل وانصاف قائم نہیں کیا جا سکتا۔

---

(104) لَا تَعْجَبَنْ لِحَسُودٍ رَاحَ يُنْكِرُهَا
تَجَاهُلًا وَهْوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

تم حاسدوں کے قرآن کے انکار پر تعجب نہ کرو کیونکہ یہ جان بوجھ کر، سب کچھ سمجھتے ہوئے، جہالت کا مظاہرہ کر کے انکار کر رہے ہیں۔

---

(105) قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَمَدٍ
وَيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمِ

کیونکہ (بعض اوقات) آنکھ اپنے درد و بیماری کی وجہ سے سورج کی روشنی کا انکار کر دیتی ہے اور بیمار آدمی کی زبان اسکی بیماری کی وجہ سے مزیدار اور لذیذ کھانے کو بدمزہ محسوس کرتی ہے۔

ساتویں فصل

سرکار ﷺ کی معراج

(106) يَا خَيْرَ مَنْ يَمَّمَ الْعَافُوْنَ سَاحَتَهُ
سَعْيًا وَّفَوْقَ مُتُوْنِ الْاَيْنُقِ الرُّسُمِ

اے بہترین ذات جس کی بارگاہ میں حاجت مند لوگ پیدل اور طاقتور اونٹوں پر سوار ہو کر چلے آتے ہیں۔

---

(107) وَمَنْ هُوَ الْاٰيَةُ الْكُبْرٰى لِمُعْتَبِرٍ
وَمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمٰى لِمُغْتَنِمِ

اے وہ پاکیزہ ذات جو عبرت حاصل کرنے والوں کے لئے سب سے بڑی نشانی ہے اور غنیمت سمجھنے والوں کے لئے سب سے عظیم نعمت ہیں۔

---

(108) سَرَيْتَ مِنْ حَرَمٍ لَيْلًا اِلٰى حَرَمٍ
كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِيْ دَاجٍ مِّنَ الظُّلَمِ

آپ راتوں رات حرم مکہ سے مسجد اقصیٰ تشریف لے گئے جیسے چودھویں رات کا روشن چاند رات کے اندھیروں میں سیر کرتا ہے۔

(109) وَبِتَّ تَرْقَىٰ اِلٰى اَنْ نِلْتَ مَنْزِلَةً
مِنْ قَابَ قَوْسَيْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

آپ راتوں رات ترقی کرتے ہوئے قاب قوسین کے اس عظیم الشان مقام پر پہنچ گئے جہاں نہ کوئی پہنچا اور نہ ہی اس کی تمنا کی جا سکتی ہے۔

---

(110) وَقَدَّمَتْكَ جَمِيْعُ الْاَنْبِيَاءِ بِهَا
وَالرُّسْلِ تَقْدِيْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰى خَدَمِ

تمام انبیاء نے مسجد اقصیٰ میں آپ کو امامت کے لئے آگے کیا جیسے خادم اپنے آقا کو آگے کرتے ہیں۔

---

(111) وَاَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ
فِيْ مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيْهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

اور آپ نے فرشتوں کے ساتھ ساتوں آسمانوں کو طے کیا جس میں آپ ان کے سردار تھے۔

(112) حَتّٰی اِذَا لَمْ تَدَعْ شَأْوًا لِمُسْتَبِقٍ
مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًا لِمُسْتَنِمِ

آپ اتنی بلندی پر تشریف لے گئے کہ کسی آگے بڑھنے والے کے لئے کوئی بلند مقام نہ چھوڑا جس کے وہ قریب بھی جا سکے۔

---

(113) خَفَضْتَ کُلَّ مَقَامٍ بِالْاِضَافَةِ اِذْ
نُوْدِیْتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

آپ نے اپنے علاوہ ہر ایک کے اعتبار سے تمام مقامات کو پیچھے چھوڑ دیا اور آپ کو یکتا و منفرد ہستی کی طرح بلندی کی طرف بلایا گیا۔

---

(114) کَیْمَا تَفُوْزَ بِوَصْلٍ اَیِّ مُسْتَتِرٍ
عَنِ الْعُیُوْنِ وَسِرٍّ اَیِّ مُکْتَتِمِ

آپ کو بلند مقام پر اس لئے بلایا تا کہ آپ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کریں جو لوگوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہے اور آپ اس راز کو حاصل کرلیں جو کوئی نہیں جانتا۔

(115) فَحُزْتَ كُلَّ فَخَارٍ غَيْرَ مُشْتَرَكٍ
وَجُزْتَ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرَ مُزْدَحَمٍ

یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے تمام خوبیوں کو جمع کرلیا ان میں کوئی آپ کا شریک نہیں اور بغیر کسی رکاوٹ کے ہر مقام سے گزر گئے۔

---

(116) وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّيتَ مِنْ رُتَبٍ
وَعَزَّ اِدْرَاكُ مَا اُولِيتَ مِنْ نِّعَمٍ

جو مرتبے آپ کو عطا کیے گئے ان کی مقدار (شان) بہت بڑی ہے اور جو نعمتیں آپ کو عطا کی گئیں انہیں مکمل طور پر جاننا بہت مشکل ہے۔

---

(117) بُشْرٰی لَنَا مَعْشَرَ الْاِسْلَامِ اِنَّ لَنَا
مِنَ الْعِنَايَةِ رُكْنًا غَيْرَ مُنْهَدِمٍ

اے مسلمانوں کی جماعت! ہم مسلمانوں کے لئے یہ عظیم خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمیں رحمت کا ایسا ستون مل گیا جو کبھی گرنے والا نہیں۔

(118) لَمَّا دَعَى اللّٰهُ دَاعِيْنَا لِطَاعَتِهٖ
بِاَكْرَمِ الرُّسُلِ كُنَّا اَكْرَمَ الْاُمَمِ

اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف بلانے والے ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اللہ تعالیٰ نے معزز ترین رسول کے عنوان سے بلایا تو ان کے صدقے ہمیں بہترین امت بنا دیا۔

آٹھویں فصل

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جہاد

(119) رَاعَتْ قُلُوْبَ الْعِدٰى اَنْبَآءُ بِعْثَتِهٖ
كَنَبْاَةٍ اَجْفَلَتْ غُفْلًا مِّنَ الْغَنَمِ

آپ کی تشریف آوری کی خبروں نے دشمنوں کے دل اس طرح خوف زدہ کر دیئے جیسے شیر کی ڈھار سے غافل بکریوں کے ریوڑا دھرادھر بکھر جاتے ہیں۔

---

(120) مَا زَالَ يَلْقَاهُمْ فِيْ كُلِّ مُعْتَرَكٍ
حَتّٰى حَكَوْا بِالْقَنَا لَحْمًا عَلٰى وَضَمٍ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر معرکے میں ان سے (کفار سے) جہاد فرماتے رہے حتی کہ دشمنوں کی لاشوں کو قصائی کے تختے پر پڑے ہوئے بے جان گوشت کی طرح کر دیا۔

121 وَدُّوا الْفِرَارَ فَكَادُوا يَغْبِطُونَ بِهٖ
أَشْلَاءَ شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرَّخَمِ

کفار اس جنگ میں بھاگ جانے کی خواہش رکھتے تھے اور وہ تمنا کرتے تھے کہ کاش وہ عقابوں اور گدھوں کی خوراک بن جاتے۔

---

122 تَمْضِي اللَّيَالِيْ وَلَا يَدْرُوْنَ عِدَّتَهَا
مَا لَمْ تَكُنْ مِنْ لَيَالِي الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ

راتیں مسلسل گزرتی رہیں اور کافروں کو ان کی گنتی کا علم نہ ہوتا تھا حتی کہ حرمت والے مہینوں کی راتیں آجاتیں (تو انہیں کچھ ہوش آتا)

---

123 كَأَنَّمَا الدِّيْنُ ضَيْفٌ حَلَّ سَاحَتَهُمْ
بِكُلِّ قَرْمٍ إِلَىٰ لَحْمِ الْعِدٰى قَرِمِ

گویا یہ مبارک دین ان کے (کفار کے) گھروں میں مہمان کی طرح آیا اور اپنے ساتھ ان (جنگجو بہادروں) سرداروں کو لایا جو (اسلام کے) دشمنوں کے گوشت چبانا چاہتے ہیں۔

(124) يَجُرُّ بَحْرَ خَمِيسٍ فَوْقَ سَابِحَةٍ
يَرْمِي بِمَوْجٍ مِّنَ الْاَبْطَالِ مُلْتَطِمٍ

یہ دین مبین ان کفار پر، طوفانی دریا جیسے لشکروں کو گھوڑوں کی پشت پر سوار کر کے لایا ہے جس کے جوان لہروں کی طرح تیر اندازی اور نیزہ بازی کے ساتھ دشمنوں سے ٹکرار ہے ہیں۔

---

(125) مِنْ كُلِّ مُنْتَدِبٍ لِّلّٰهِ مُحْتَسِبٍ
يَسْطُوْ بِمُسْتَاْصِلٍ لِّلْكُفْرِ مُصْطَلِمٍ

اس لشکر کا ہر سپاہی اللہ تعالیٰ کا اطاعت گزار اور ثواب کا امیدوار تھا جو کفر کو جڑوں سے اکھیڑ دینے والوں ہتھیاروں سے حملہ کرتا تھا۔

---

(126) حَتّٰى غَدَتْ مِلَّةُ الْاِسْلَامِ وَهِيَ بِهِمْ
مِنْ بَعْدِ غُرْبَتِهَا مَوْصُوْلَةُ الرَّحِمِ

وہ مجاہدین لڑتے رہے حتی کہ ملت اسلامیہ غریب الوطن ہونے کے بعد ان مجاہدین کی بدولت اپنوں سے مل گئی (اب گویا بہت بڑی برادری اور عزیز واقارب والی ہوگئی)

(127) مَكْفُولَةً اَبَدًا مِّنْهُمْ بِخَيْرِ اَبٍ
وَخَيْرِ بَعْلٍ فَلَمْ تَيْتَمْ وَلَمْ تَئِمِ

اس ملت اسلامیہ کے دائمی کفیل حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور ذمہ دار و ضامن، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لہٰذا یہ ملت اسلامیہ یتیم و بے سہارا نہیں ہے۔

---

(128) هُمُ الْجِبَالُ فَسَلْ عَنْهُمْ مُّصَادِمَهُمْ
مَاذَا رَاٰوْ مِنْهُمْ فِیْ كُلِّ مُصْطَدَمِ

وہ مجاہدین جنگ میں پہاڑوں کی طرح ثابت قدم ہیں۔ان کی جنگوں کا حال ان پہاڑوں سے پوچھو کہ انہوں نے صحابہ کو جنگ میں کیسا دیکھا۔

---

(129) وَسَلْ حُنَيْنًا وَّسَلْ بَدْرًا وَّسَلْ اُحُدًا
فُصُوْلُ حَتْفٍ لَّهُمْ اَدْهٰی مِنَ الْوَخَمِ

اور ان کی بہادری کا حال حنین، بدر اور احد سے پوچھو کہ یہ مجاہدین ان کے لئے عام وباؤں سے زیادہ موت کا موسم تھے۔

(130) اَلْمُصْدِرِی الْبِیْضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ
مِنَ الْعِدٰی کُلَّ مُسْوَدٍّ مِّنَ اللِّمَمِ

مسلمان مجاہدوں کی سفید تلواریں کافروں کے لمبے سیاہ بالوں میں جا کر خون پی کر سرخ ہو کر نکلتیں۔

---

(131) وَالْکَاتِبِیْنَ بِسُمْرِ الْخَطِّ مَا تَرَکَتْ
اَقْلَامُھُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَیْرَ مُنْعَجِمِ

مقامِ خط کے بنے ہوئے گندمی رنگ کے نیزوں کے ساتھ مجاہدوں نے کافروں کے جسم پر کوئی حرف ایسا نہ چھوڑا جس پر نقطے نہ بنائے ہوں یعنی ہر عضو کو زخمی کر دیا۔

---

(132) شَاکِی السِّلَاحِ لَھُمْ سِیْمَا تُمَیِّزُھُمْ
وَالْوَرْدُ یَمْتَازُ بِالسِّیْمَا مِنَ السَّلَمِ

صحابہ کرام ہتھیاروں سے اس طرح سجتے تھے کہ کافروں سے بالکل ممتاز ہوتے جیسے گلاب کا پھول کانٹے دار درختوں میں ممتاز ہوتا ہے۔

(133) تُهْدِي إِلَيْكَ رِيَاحُ النَّصْرِ نَشْرَهُمُ
فَتَحْسَبُ الزَّهْرَ فِي الْأَكْمَامِ كُلَّ كَمِيْ

اللہ کی امداد کی ہوائیں تمہارے پاس ان کی خوشبو لاتی ہیں تم ہر زرہ پوش کو ایسے سمجھتے ہو جیسے گلاب کا پھول اپنے شگوفہ میں۔

---

(134) كَأَنَّهُمْ فِي ظُهُورِ الْخَيْلِ نَبْتُ رُبًا
مِنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شِدَّةِ الْحُزُمِ

یہ مجاہدین گھوڑوں کی پشتوں پر اس طرح جم کر بیٹھے ہوئے ہیں جیسے ٹیلوں پر سبزہ اور یہ (جم کر بیٹھنا) ان کی بہترین مہارت کی وجہ سے ہے نہ کہ گھوڑوں کی پیٹیاں کسی ہونے کی وجہ سے۔

---

(135) طَارَتْ قُلُوبُ الْعِدَىٰ مِنْ بَأْسِهِمْ فَرَقًا
فَمَا تُفَرِّقُ بَيْنَ الْبَهْمِ وَالْبُهَمِ

دشمنوں کے دل ان کے خوف کی وجہ سے اڑتے تھے حتی کہ خوف کی وجہ سے بکری کے بچے اور بہادر سوار میں تمیز کرنا ان کے لئے دشوار ہو گیا۔

(136) وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ نُصْرَتُهٗ

اِنْ تَلْقَهُ الْاُسْدُ فِیْ اٰجَامِهَا تَجِمِ

اور جس شخص کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد حاصل ہو جائے اگر اسے جنگل کا شیر بھی مل جائے تو وہ شیر بھی (اس شخص کی دہشت سے) گھبرا جائے۔

---

(137) وَلَنْ تَرٰی مِنْ وَّلِیٍّ غَیْرَ مُنْتَصِرٍ

بِهٖ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَیْرَ مُنْقَصِمِ

اور تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی دوست (غلام) کو بے یار و مددگار نہیں پاؤ گے جبکہ آپ کے ہر دشمن کو شکست خوردہ پاؤ گے۔

---

(138) اَحَلَّ اُمَّتَهٗ فِیْ حِرْزِ مِلَّتِهٖ

کَاللَّیْثِ حَلَّ مَعَ الْاَشْبَالِ فِیْ اَجَمِ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ملت کے قلعے میں پناہ دی جیسے شیر اپنے بچوں کو جنگل میں پناہ دیتا ہے۔

(139) كَمْ جَدَّلَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ مِنْ جَدِلٍ

فِيْهِ وَكَمْ خَصَمَ الْبُرْهَانُ مِنْ خَصِمِ

قرآن پاک نے کئی مرتبہ جھگڑالوؤں سے مقابلہ کیا اور کتنی ہی مرتبہ دشمنوں پر قرآن کے معجزات غالب آئے۔

---

(140) كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْأُمِّيِّ مُعْجِزَةً

فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالتَّأْدِيْبِ فِي الْيُتُمِ

تمہارے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی معجزہ کافی ہے کہ جاہلیت کے زمانے میں بغیر استاد کے سب سے بڑے کامل ترین عالم تھے اور والد کی عدم موجودگی کے باوجود انتہائی مودب تھے۔

نویں فصل

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ

(141) خَدَمْتُهُ بِمَدِيْحٍ أَسْتَقِيْلُ بِهٖ

ذُنُوْبَ عُمْرٍ مَضٰى فِي الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ

میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت گوئی اور مدح سرائی کر کے عمر بھر کے ان گناہوں کی معافی کا خواستگار ہوں جو (دنیوی) شعر و شاعری اور اہل دنیا کی خدمت میں ضائع ہوئی۔

(142) اِذْ قَلَّدَانِیْ مَا تُخْشٰی عَوَاقِبُہٗ
كَاَنَّنِیْ بِهِمَا هَدْىٌ مِّنَ النَّعَمِ

اس شاعری اور اہل دنیا کی خدمت نے میرے گلے میں طوق ڈال دیا ہے جس کے بُرے انجام سے میں خوفزدہ ہوں گویا کہ ان دونوں کاموں کی وجہ سے قربانی کا بکرا بنا رہا۔

---

(143) اَطَعْتُ غَیَّ الصِّبَا فِی الْحَالَتَیْنِ وَمَا
حَصَّلْتُ اِلَّا عَلَی الْاٰثَامِ وَالنَّدَمِ

میں ان دونوں حالتوں میں، لڑکپن و جوانی کی گمراہی کی شکار رہا اور میں نے گناہوں اور ندامت و شرمندگی کے علاوہ کچھ حاصل نہیں کیا۔

---

(144) فَیَا خَسَارَةَ نَفْسٍ فِیْ تِجَارَتِهَا
لَمْ تَشْتَرِ الدِّیْنَ بِالدُّنْیَا وَلَمْ تَسُمِ

ہائے افسوس! میرے نفس نے اس تجارت میں بُری طرح نقصان اٹھایا اور اس نے دنیا کے بجائے دین حاصل کر کے نفع نہ اٹھایا اور نہ ہی اس کی کوشش کی۔

145 وَمَنْ يَبِعْ اٰجِلًا مِنْهُ بِعَاجِلِهٖ
يَبِنْ لَهُ الْغَبْنُ فِيْ بَيْعٍ وَّفِيْ سَلَمٖ

اپنی آخرت کو دنیا کے بدلے بیچنے والے کا نقصان ظاہر ہو کر رہے گا خواہ مال نقد ہو یا ادھار۔

---

146 اِنْ اٰتِ ذَنْبًا فَمَا عَهْدِيْ بِمُنْتَقِضٍ
مِّنَ النَّبِيِّ وَلَا حَبْلِيْ بِمُنْصَرِمٖ

اگرچہ میں گنہ گار ہوں مگر حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا رشتہ ایمان نہیں ٹوٹ سکتا اور نہ ہی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کرم سے جدا ہو سکتا ہوں۔

---

147 فَاِنَّ لِيْ ذِمَّةً مِّنْهُ بِتَسْمِيَتِيْ
مُحَمَّدًا وَّهُوَ اَوْفَى الْخَلْقِ بِالذِّمَمٖ

چونکہ میرا نام بھی محمد ہے اس لئے نبی صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم وعدے کے مطابق میرے کفیل ہیں اور آپ تمام مخلوق سے بڑھ کر اپنی ذمہ داری نبھانے والے ہیں۔

(148) اِنْ لَمْ يَكُنْ فِیْ مَعَادِیْ اٰخِذًا بِيَدِیْ
فَضْلًا وَّاِلَّا فَقُلْ يَا زَلَّةَ الْقَدَمِ

اگر حضور مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے فضل واحسان سے آخرت میں میری دستگیری نہ فرمائیں (میرا ہاتھ نہ تھامیں) تو کہنا کہ ہائے قدم کی لغزش (ہائے خرابی قسمت)۔

---

(149) حَاشَاهُ اَنْ يُّحْرَمَ الرَّاجِیْ مَكَارِمَهٗ
اَوْ يَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَيْرَ مُحْتَرَمِ

ناممکن ہے کہ کوئی سوالی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عنایات سے محروم رہے یا کوئی امیدوار کرم آپ کے دامن کرم میں پناہ لینے سے محروم رہے۔

---

(150) وَمُنْذُ اَلْزَمْتُ اَفْكَارِیْ مَدَائِحَهٗ
وَجَدْتُهٗ لِخَلَاصِیْ خَيْرَ مُلْتَزَمِ

اور جب سے میں نے اپنے افکار وخیالات کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت گوئی اور مدح سرائی میں لگا دیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ تب سے میں نے بہترین جائے پناہ (ذریعے نجات) حاصل کرلیا۔

(151) وَلَنْ يَّفُوْتَ الْغِنٰى مِنْهُ يَدًا تَرِبَتْ

اِنَّ الْحَيَا يُنْبِتُ الْاَزْهَارَ فِي الْاَكَمِ

بارگاہ رسالت سے حاصل ہونے والے دولت ونعمت کسی مفلس ومحتاج کو محروم نہ رکھے گی بے شک بارش ہوتی ہے تو ٹیلوں، پہاڑ کی چوٹیوں پر بھی پھول اگا دیتی ہیں۔

---

(152) وَلَمْ اُرِدْ زَهْرَةَ الدُّنْيَا الَّتِيْ اقْتَطَفَتْ

يَدَا زُهَيْرٍ بِمَا اَثْنٰى عَلٰى هَرِمِ

میں آپ کی نعت گوئی ومدح سرائی کے ذریعے دنیاوی (ناپائیدار) دولت حاصل کرنا نہیں چاہتا جس طرح زہیر (عرب شاعر) نے ہرم بن سنان کی تعریف میں صلہ حاصل کی تھی۔

دسویں فصل

مناجات اور حاجات کی گذارشات

(153) يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَالِيْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ

سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمِمِ

اے تمام مخلوق میں معزز ومکرم! مصائب وآلام (قیامت) کے وقت میرے لئے آپ کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں۔

(154) وَلَنْ يَّضِيْقَ رَسُوْلَ اللّٰهِ جَاهُكَ بِيْ

اِذَا الْكَرِيْمُ تَجَلّٰى بِاسْمِ مُنْتَقِمِ

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! آپ کا جاہ ومرتبہ میرے بارے میں اسوقت ہرگز تنگ نہ ہوگا جب رب کریم اپنی صفت منتقم (انتقام لینے والا) کی شان ظاہر فرمائے گا۔

---

(155) فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا

وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! آپ کے فضل وکرم ہی سے دنیا وآخرت کا وجود قائم ہے اور لوح وقلم کا علم آپکے دائرہ معلومات (علم) کا ایک حصہ ہیں۔

---

(156) يَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِيْ مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ

اِنَّ الْكَبَائِرَ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

اے میری جان! اے نفس! بڑے بڑے گناہوں کی وجہ سے ناامید ومایوس نہ ہو کیونکہ رحمت وبخشش کے طفیل بڑے گناہ بھی چھوٹے گناہ ہوجاتے ہیں۔

(157) لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّیْ حِیْنَ یَقْسِمُهَا
تَاْتِیْ عَلٰی حَسَبِ الْعِصْیَانِ فِی الْقِسَمِ

ممکن ہے رحمت الٰہی تقسیم کے وقت کثیر گناہوں کے مطابق زیادہ ہی میرے حصہ میں آجائیں۔

---

(158) یَارَبِّ وَاجْعَلْ رَجَائِیْ غَیْرَ مُنْعَکِسٍ
لَدَیْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِیْ غَیْرَ مُنْخَرِمٖ

اے میرے رب! اپنی بارگاہ میں میری امید کو ناکام نہ فرمانا اور (تیری رحمت کے بارے میں) میرے حسن ظن کی لاج رکھ لینا۔

---

(159) وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِی الدَّارَیْنِ اِنَّ لَهٗ
صَبْرًا مَّتٰی تَدْعُهُ الْاَهْوَالُ یَنْهَزِمٖ

دنیا وآخرت میں اپنے اس بندے پر خصوصی لطف وکرم فرما کیونکہ مصائب وآلام کے وقت اسکا صبر جواب دے جاتا ہے۔

---

(160) وَائْذَنْ لِسُحْبِ صَلٰوةٍ مِّنْكَ دَآئِمَةً
عَلَی النَّبِیِّ بِمُنْهَلٍّ وَّمُنْسَجِمٖ

اپنی رحمت کے موسلادھار بادلوں کو ہمیشہ نبی کریم ﷺ پر خوب برسا۔

(161) وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِيْنَ لَهُمْ
اَهْلِ التُّقٰى وَالنُّقٰى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

اور یہ باران رحمت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل پاک آپکے تمام صحابہ کرام، تابعین، عظام، تمام پرہیزگاروں، پاکبازوں، نیز اہل علم وکرم پر بھی برستی رہیں۔

---

(162) مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيْحُ صَبَا
وَاَطْرَبَ الْعِيْسَ حَادِي الْعِيْسِ بِالنَّغَمِ

یہ باران رحمت ان نفوس قدسیہ پر اسوقت تک برستی رہے جبتک باد صبا، بان (درخت) کی شاخوں کو مست کرتی رہیں (ہلاتی رہیں) اور شتر بان (اونٹ ہانکنے ولا) اونٹوں کو اپنے نغمات سے مست کرتا رہے۔

---

(163) ثُمَّ الرِّضَاءُ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعَنْ عُمَرَ
وَعَنْ عَلِيٍّ وَّعَنْ عُثْمَانَ ذِي الْكَرَمِ

پھر تو حضرات ابوبکر وعمر وعثمان وعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کیلئے پروانہ رضا جاری فرما۔ تیری رحمت ورضوان کی بارشیں ان چاروں اصحاب پر برستی رہیں۔

(164) يَارَبِّ بِالْمُصْطَفٰى بَلِّغْ مَقَاصِدَنَا

وَاغْفِرْ لَنَا مَا مَضٰى يَا وَاسِعَ الْكَرَمِ

اے میرے رب! مصطفیٰ ﷺ کے صدقے و طفیل ہمارے تمام مقاصد پورے فرما اور اے وسیع کرم والے ہمارے تمام پچھلے گناہوں کو معاف فرما۔

---

(165) فَاغْفِرْ لِنَاشِدِهَا وَاغْفِرْ لِقَارِئِهَا

سَأَلْتُكَ الْخَيْرَ يَا ذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ

اے رب کریم! اس قصیدے کے نظم کرنے والے، پڑھنے والے (اور اسے سننے والے کو بخش دے) اور اے جود و کرم والے! میں تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں۔

---

(166) يَارَبِّ جَمْعًا طَلَبْنَا مِنْكَ مَغْفِرَةً

وَحُسْنَ خَاتِمَةٍ يَا مُبْدِئَ النِّعَمِ

اے میرے نعمتیں فرمانے والے رب! ہم سب تجھ سے مغفرت اور اچھے خاتمے کا سوال کرتے ہیں۔

---

(167) وَاغْفِرْ اِلٰهِىْ لِكُلِّ الْمُسْلِمِيْنَ بِمَا

يَتْلُوْهُ فِى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى وَفِى الْحَرَمِ

اے رب کریم! مسجد اقصی اور مسجد الحرام میں پڑھی جانیوالی کتاب قرآن مجید کے صدقے میں تمام مسلمانوں کی مغفرت فرما۔

(168) بِجَاهِ مَنْ بَيْتُهُ فِىْ طِيْبَةٍ حَرَمٌ
وَإِسْمُهُ قَسَمٌ مِّنْ أَعْظَمِ الْقَسَمِ

اس ذات بابرکات کے صدقے و وسیلے سے جنکا گھر مدینہ منورہ میں حرم ہے اور جنکا نام عظیم قسموں میں سے ایک قسم ہے۔

---

(169) وَهٰذِهٖ بُرْدَةُ الْمُخْتَارِ قَدْ خُتِمَتْ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ فِىْ بَدْءٍ وَّفِىْ خَتَمٍ

یہ نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں قصیدہ بردہ ہے جو مکمل کر دیا گیا ہے۔ اور تمام تعریفیں ابتداء اور انتہا میں اللہ تعالیٰ کیلئے ہی ہیں۔

---

(170) أَبْيَاتُهَا قَدْ أَتَتْ سِتِّيْنَ مَعْ مِائَةٍ
فَرِّجْ بِهَا كَرْبَنَا يَا وَاسِعَ الْكَرَمِ

خاص اس قصیدے کے اشعار ایک سو ساٹھ ہیں (باقی کچھ الحاقی، اضافی اشعار ہیں) اے وسیع کرم والے! انکے صدقے طفیل ہمارے دکھ، درد، تکالیف دور فرما۔ آمین

قصیدہ ختم کر کے یہ دُعا پڑھی جائے

اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِيْ بِعَيْنِكَ الَّتِيْ لَا تَنَامُ وَاكْفِنِيْ

بِرُكْنِكَ الَّذِيْ لَا يُرَامُ وَارْحَمْنِيْ بِقُدْرَتِكَ

عَلَيَّ فَلَا اَهْلِكُ وَاَنْتَ رَجَائِيْ فَكَمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ

اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيَّ قَلَّ لَكَ بِهَا شُكْرِيْ

وَكَمْ مِنْ بَلِيَّةٍ نِ ابْتَلَيْتَنِيْ بِهَا قَلَّ لَكَ

بِهَا صَبْرِيْ فَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ نِعْمَةٍ شُكْرِيْ

فَلَمْ يَحْرُمْنِيْ وَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلِيَّةٍ

صَبْرِيْ فَلَمْ يَخْذُلْنِيْ وَيَا مَنْ رَاٰنِيْ عَلٰى

الْخَطَايَا فَلَمْ يَفْضَحْنِيْ يَا ذَاالْمَعْرُوْفِ
الَّذِيْ لَا يَنْقَضِيْ اَبَدًا وَّيَا ذَاالنَّعْمَاءِ الَّتِيْ
لَا تُحْصٰى اَبَدًا اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبِكَ اَدْرَءُ فِيْ
نُحُوْرِ الْاَعْدَآءِ وَالْجَبَابِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ
سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ
حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَتَعْلَمُ مَافِيْ نَفْسِيْ
فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ اٰمِيْنَ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلْأَ الدُّنْيَا وَمِلْأَ الْاٰخِرَةِ

وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلْأَ الدُّنْيَا وَمِلْأَ الْاٰخِرَةِ وَارْحَمْ

سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا مِلْأَ الدُّنْيَا وَمِلْأَ الْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ

يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا جَارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ يَا اَمَانَ الْخَائِفِيْنَ

يَا عِمَادَ مَنْ لَّا عِمَادَ لَهٗ يَا سَنَدَ مَنْ لَّا سَنَدَ لَهٗ يَا ذُخْرَ مَنْ لَا

ذُخْرَ لَهٗ يَا حِرْزَ الضُّعَفَاءِ يَا كَنْزَ الْفُقَرَآءِ يَا عَظِيْمَ الرَّجَاءِ

يَا مُنْقِذَ الْهَلْكٰى يَا مُنْجِيَ الْغَرْقٰى يَا مُحْسِنُ يَا مُجْمِلُ

يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ يَا مُنِيْرُ اَنْتَ

الَّذِيْ سَجَدَ لَكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَضَوْءُ النَّهَارِ وَ

شُعَاعُ الشَّمْسِ وَحَفِيْفُ الشَّجَرِ وَدَوِيُّ الْمَاءِ وَنُوْرُ

الْقَمَرِ يَا اَللّٰهُ اَنْتَ اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَكَ اَسْئَلُكَ

اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلٰى

اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ وَاَعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ

الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضْلَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ

اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ بُرْهَانَهُ وَاَفْلِجْ حُجَّتَهُ وَاَبْلِغْهُ

مَامُوْلَهُ فِيْ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَ اُمَّتِهٖ

ابتدائیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

ذات وصفات باری تعالیٰ کی پہچان اور خداوند کریم کی حمد وثناء جس طرح حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمائی کائنات میں بے مثل وبے نظیر ہے۔ یونہی سرکار والا تبار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف وتوصیف جسطرح بارگاہ الوھیت سے ہوئی اس طرح مخلوق کا آپکی شان کا اظہار ناممکن ومحال ہے۔ شمع رسالت کے پروانے خواہ صحابیت کے درجے پر فائز ہوں یا تابعیت کی خلعت سے سرفراز ہوں یا دور کی غلامی کے شرف سے مشرف ''طوبیٰ سبع مرات[1]'' کا مصداق ہوں اپنے آقا ومولیٰ کی مدح سرائی کرتے رہے اور بارگاہ رسالت میں نذرانہ نعت پیش کرتے آئے ہیں۔

---

[1] حدیث مبارکہ میں ہے

طُوْبٰی لِمَنْ رَاٰنِیْ وَاٰمَنَ بِیْ طُوْبٰی سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَمْ یَرَنِیْ وَاٰمَنَ بِیْ

(مشکاۃ مع مرقاۃ جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۰)

یعنی جس نے میری زیارت کی اور ایمان لایا اس کے لئے خوشخبری ہے اور جس نے میری زیارت نہیں کی اور ایمان لائے انکے لئے سات خوشخبریاں ہیں۔

نثر میں نعت کہنے والے تو سبھی مسلمان ہیں البتہ منظوم نعت کے حوالے سے نعت گو شعراء کے امام، حضرات صحابہ میں سے حضرت حسانؓ وکعب بن زہیرؓ ہیں جنہوں نے شان رسالت منظوم طور پر بیان فرمائی یہ سلسلہ دورِ رسالت سے جاری وساری ہے اور جاری وساری رہیگا ''ان شاء اللہ''

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
ذکر اونچا ہے تیرا بول ہے بالا تیرا

یہ حقیقت ہے کہ اعلیٰ سے اعلیٰ ادیب اور قادر الکلام شعراء جب بارگاہ رسالت میں نعت گوئی ومدح سرائی کیلئے لب کشائی کرتے ہیں اور پھر جب سرکار ذی شان سرورکون ومکان کی رفعت وشان اور اپنے کلام کو ملاحظہ کرتے ہیں زبان حال وقال سے پکار اُٹھتے ہیں۔

لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعداز خدا بزرگ توئی قصہ مختصر
کہہ لے گی سب کچھ ان کے ثناء خواں کی خامشی
چپ ہورہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کردیا
خالق کا بندہ، خلق کا آقا کہوں تجھے

بارگاہ رسالت میں پیش کردہ قصائد کی تعداد معلوم کرنا تو انتہائی دشوار ہے

البتہ حضرت حسان سے لیکر امام بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (صاحب قصیدہ بردہ) کے عہد تک ہزار ہا قصائد منصۂ شہود پر آئے جو سرکار نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محاسن ومحامد سے بھر پور ہیں مگر مصر کے اس شہرہ آفاق شاعر، نابغہ روزگار عالم اور دنیائے عشق ومحبت کے نامور وجلیل القدر حدی خواں حضرت العلامہ شرف الدین ابوعبداللہ محمد بن سعید بن حماد بن عبداللہ بوصیری کے قصیدہ مبارکہ (جسکا اصل نام ''الکواکب الدریۃ فی مدح خیر البریۃ'' ہے البتہ اسکا مشہور نام قصیدہ بردہ ہے) کو جس خاص شفقت سے نوازا گیا وہ امام بوصیری ہی کا حصہ ہے۔ اس قصیدہ کو خود سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صاحب قصیدہ امام بوصیری کی زبانی خواب میں سنا، چادر انعام میں عطا فرمائی تمام بدنی اور روحانی بیماریوں سے نجات عطا فرمائی اور پھر سب سے بڑھکر اپنے ثنا خوانوں میں منفرد اور ممتاز مقام سے سرفراز فرمایا۔

علما ومشائخ، صوفیاء واولیاء نے ہر دور میں اسے حرز جان بنایا صالحین امت اس قصیدہ مبارکہ کو پڑھتے پڑھتے بارگاہ نبوی میں درجات حاصل کرتے رہے ہیں۔ اور حقیقت حال یہ ہے اس تاریخی قصیدے نے جہاں عشاق ومحبین کو روحانی غذا سے نوازا وہیں صاحب قصیدہ کو آسمان شہرت کا تابندہ ستارہ بنا دیا۔

ناظم القصیدہ علاّمہ شرف الدین محمد بوصیری مصری رحمۃ اللہ علیہ مصر کے ایک قریہ بوصیر کے رئیس اعظم اور علوم عربیہ کے متبحر عالم فصاحت وبلاغت میں ایسے مشہور ومعروف تھے کہ آپ کے زمانے میں اپنی نظیر آپ تھے۔

ابتداء عمر میں آپ اپنی خداداد قابلیت اور تبحرِ علم کی وجہ سے سلاطین اسلامیہ کے مقرب ومحبوب رہے۔

ایک روز آپ دربار سلطانی سے اپنے گھر تشریف لارہے تھے کہ ایک بزرگ ملے اور انہوں نے علامہ بوصیری سے سوال کیا کہ تم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کبھی خواب میں زیارت کی یا نہیں؟ آپ نے عرض کیا۔ میں آج تک حضور کی زیارت سے مشرف نہیں ہوا پھر علامہ فرماتے ہیں کہ اس جواب کے بعد سے میرے دل میں حضور کا عشق اور محبت کا جذبہ اتنا متلاطم ہوا کہ میں اپنے دل میں اس محبت کے سوا اور کچھ محسوس نہ کرتا تھا۔

اللہ تعالیٰ کی فضل و کرم اور سرکار ذی شان کی خصوصی عنایت کے طفیل اُسی شب مجھے جمال جہاں آراء محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ اور میں نے حضور کو جماعت صحابہ کے ساتھ اس شان سے دیکھا جیسے چاند ستاروں میں۔ جب آنکھ کھلی تو میں نے اپنے دل کو اُس ہستی مقدس کی محبت سے بھرپور اور زیارت بابرکت کے سرور سے محظوظ و مسرور پایا۔ اس کے بعد ایک ساعت کیلئے اُس نور مجسم کی محبت مجھ سے علیٰحدہ نہ ہوئی اور محبت و سرور کے عالم میں میں نے چند قصیدے لکھے (چنانچہ قصیدہ مضریہ اور ہمزیہ اسی زمانے کے لکھے ہوئے ہیں)۔

اُس کے بعد ایک روز اچانک مجھے فالج پڑا۔ اور میرا نصف حصہ بے حس ہوگیا اس مصیبت کی حالت میں میرے ضمیر نے مشورہ دیا کہ ایک قصیدہ حضور کی مدحت میں لکھوں اور اُس کے ذریعہ اُس باب الشفاء سے اپنے لئے شفا طلب کروں چنانچہ اُسی حالت میں میں نے اس قصیدہ مبارکہ کو لکھا۔

فارغ ہونیکے بعد جب سویا تو خواب میں اُس سید کونین صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا اور اسی خواب کے عالم میں میں نے یہ قصیدہ حضور کے سامنے پڑھا بعد اختتام قصیدہ میں نے دیکھا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے اعضاء حقیرہ پر اپنے دستِ نوری کو پھیر رہے ہیں۔ جب آنکھ کھلی تو میں نے اپنے آپ کو بالکل صحتیاب پایا اس خوشی اور فرحت و مسرت میں علی الصباح میں اپنے گھر سے نکلا تو راستہ میں شیخ ابوالرجاء الصدیق ملے جو اپنے وقت کے قطب الاقطاب تھے اور مجھے فرمانے لگے اے امام وہ قصیدہ سناؤ جو حضور کی مدحت میں تم نے تالیف کیا ہے چونکہ اس قصیدہ شریف کا علم سوا میرے کسی کو نہ تھا میں نے اُن سے عرض کیا۔ حضرت کون سا قصیدہ آپ چاہتے ہیں۔ میں نے حضور کی مدحت میں کئی قصائد لکھے ہیں۔

شیخ ابوالرجاء نے فرمایا وہ قصیدہ سناؤ جس کا مطلع یہ ہے۔

اَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٖ

مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُّقْلَةٍ بِدَمٖ

میں حیرت سے عرض کیا اے ابوالرجاء! یہ قصیدہ آپ نے کہاں سے یاد کیا میں نے یہ قصیدہ سوا اپنی سرکار کے کسی کو اب تک نہیں سُنایا ہے۔ ابوالرجاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اے بوصیری! یہ قصیدہ گذشتہ رات میں نے اُس وقت سُنا جب تم دربار رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں عرض کر رہے تھے اور حضور اس قصیدہ کو سُن کر اظہار پسندیدگی کے لئے پھلوں سے بھری ہوئی ڈالی کی طرح ایسے تمایل وتحرک فرما رہے تھے جیسے وہ ڈالی نسیم ریاح کی حرکت سے ہلنے لگتی ہے۔ بوصیری

فرماتے ہیں۔ کہ یہ سن کر میں نے علی الفور وہ قصیدہ اُن کی خدمت میں پیش کیا بس اس کے بعد شہر بھر میں خبر عام ہوگئی۔

ہوتے ہوتے یہ خبر ملک الطاہر کے وزیر بہاؤ الدین تک پہنچی اُنہوں نے قصیدہ شریف کی نقل لی اور عہد کیا کہ اس قصیدہ مبارکہ کو روزانہ برہنہ پا اور برہنہ سر کھڑے ہو کر سنوں گا۔ چنانچہ اس برکت سے اُن کے دین و دنیا کے بہت سے کام پورے ہوئے اور مصیبتیں ختم ہوئیں۔

پھر سعد الدین وزیر موصوف کے فرمان نویس کو آشوب چشم ہوا۔حتی کہ بصارت جاتے رہنے کا اندیشہ ہوگیا خواب میں کسی نے کہا کہ بہاؤالدین سے بردہ (چادر) لے کر آنکھوں سے لگایئے وہ تشریف لے گئے اور خواب بیان کیا کہ بہاؤالدین نے کہا بردہ تو معلوم نہیں ہاں حضور سید پرُ نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک نعت میرے پاس ہے جو شفاء امراض میں خاص اثر رکھتی ہے چنانچہ سعد الدین نے وہ قصیدہ لیا آنکھوں سے لگایا اور پڑھا علی الفور صحت یاب ہوگئے ایسا ہی صاحب عطر الوردہ نے نقل کیا۔ (خلاصہ از طیب الوردہ صفحہ نمبر 22 تا 24)

عربی قصائد کی خصوصیت یہ ہے کہ عام طور پر انکی ابتداء عشقیہ مضامین سے ہوتی ہے اور آہستہ آہستہ بتدریج اصل مضمون کی طرف رجوع ہوتا ہے۔

جسمیں عموماً عاشق اپنے ہجر کی داستان کو بیان کرتا ہے اور اس دوران محبوب کے تصور میں اسکی ہستی اور بارگاہ کی دلی وجذباتی کیفیات کا اظہار کرتا ہے۔ کہ میرا معشوق اسی مقام پر رہتا تھا وہ یہاں کی گلی کوچوں میں چلتا پھرتا اپنا بچپن اور جوانی یہیں گزاری تھی۔ وہاں کا ذرہ ذرہ اس کے سامنے ایک حسین

منظر پیش کرتا ہے وہاں کی خاک اس کیلئے سرمہ بینائی کا کام دیتی ہے۔

وہ اسی کشمکش میں آہیں بھرتا اور گریہ وزاری کرتا ہے اور اپنے حسین مرض کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن اس کی اس کیفیت کو دیکھ کر اس کے دوست احباب سمجھ جاتے ہیں کہ یہ مریض عشق ہے اور وہ ہر طرح اس کو سمجھاتے اور دلاسا دیتے ہیں جس کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا آخر میں وہ ان سب نصیحتوں کی بجائے ان سے التجا کرتا ہے کہ وہ بہ عجز واحترام اس کا سلام شوق اور اس کی بے بسی اور درد دل کا حال محبوب تک پہنچا دیں۔

صاحب قصیدہ علیہ الرحمۃ نے بھی اپنے محبوب کا اور محبت کا اظہار کئے بغیر اپنے عالم خیال اور دیوانگی میں ''مدینہ منورہ'' کے اطراف واکناف کی پہاڑیوں اور کھنڈروں کوہ اضم اور موضع ذی سلم میں گھومتے رہتے ہیں۔ اندھیری رات میں بجلی کی چمک کے سہارے ان کو دیار حبیب ﷺ کے آثار نظر آجاتے ہیں اور وہ بے تاب ہو جاتے ہیں۔ اب وہ اپنے محبوب کی یاد میں جو دونوں جہاں کے محبوب ہیں اپنے آپ کو نہایت حقیر سمجھ کر اپنے نفس کا جائزہ لیتے ہیں اور اس کو تزکیہ نفس اور آخرت کیلئے کار خیر اور عبادت الٰہی کی دعوت دیتے ہیں تاکہ سردار دو عالم ﷺ کی سچی محبت میں مزید آگے بڑھنے کا حوصلہ پیدا کرے اس لئے کہ ان کو اس پاک نبی علیہ السلام کی ریاضت اور عبادت کا خیال آجاتا ہے اور فرماتے ہیں کہ میں نے اس ذات اقدس کا جن کی محبت کا دم بھرتا ہوں انکی سنتوں میں سستی کر کے بڑا ظلم کیا ہے۔ جو تمام رات یاد الٰہی میں مشغول رہتے حتیٰ کہ پائے مبارک ورم کر جاتے اور فاقوں کے سبب سردار دو جہاں اپنے شکم مبارک پر پتھر باندھ لیتے:

جبکہ آپکی شان تو اس قدر ارفع و اعلیٰ ہے اور آپکے اختیارات اس قدر وسیع ہیں کہ بحکم خدا پہاڑ سونے کے بن کر آپ کے پاس حاضر ہوئے کہ آپ ﷺ کو اپنی طرف متوجہ کریں۔ لیکن آپ نے ان کی طرف کوئی توجہ نہیں فرمائی۔ اب یہاں سے کیف عشق احمدی ﷺ میں ڈوب کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شمائل اور اخلاق حمیدہ کے سچے موتی پرونے لگتے ہیں اور پھر میلاد مبارک ومعراج شریف اور معجزات نبویہ کا ذکر نہایت خوبصورتی اور فصاحت سے بیان فرماتے ہیں خصوصاً قرآن کریم جو بجائے خود ایک عالی شان معجزہ ہے اس کی تعریف وتوصیف کے بعد غزوات وجہاد اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ایثار، وفا، اور بہادری کے بیان کے بعد طلب مغفرت اور نہایت موثر مناجات اور درود وسلام پر قصیدہ کو ختم فرماتے ہیں۔

اس قصیدۂ مبارکہ کا اصل نام

''الکواکب الدریۃ فی مدح خیر البریۃ''

لیکن اس کا مشہور نام ''بُردَہ'' ہے۔ اس نام کی وجہ یہ ہے کہ اس قصیدے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعتیں اور صفات بیان کی گئی ہیں ان صفات کو ''بُردَہ'' (چادر) قرار دیا گیا ہے، کیونکہ صفات نے چادر کی طرح آپ کے جسم اقدس کا احاطہ کیا ہوا ہے گویا یہ قصیدہ وہ لباس ہے جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدن اطہر پر سجا ہوا ہے۔

بعض علماء نے اس کا نام "بُردیۃ" یاء نسبت کے ساتھ بیان کیا ہے، کیونکہ جب علامہ بوصیری نے قصیدہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سنایا تو آپ نے اپنی چادر مبارک انہیں عطا فرمائی اور اس کی برکت سے امام بوصیری تندرست ہو گئے۔ جس طرح حضور جانِ نور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت کعب بن زہیر کو "قصیدہ بانت سُعاد" سنانے پر چادر عطا فرمائی تھی۔

بعض علما نے اس کا نام "بُرءۃ" بتایا ہے، یہ تسمیۃ السبب باسم المسبب کے قبیلے سے ہے "بُرءۃ" کا معنی ہے تندرستی اور شفا، چونکہ اس قصیدے کی برکت کے سبب انہیں شفاء ملی تھی اس لئے اس کا نام ہی "بُرءۃ" رکھ دیا گیا۔

اس قصیدہ مبارکہ کے آداب تلاوت میں علماء فرماتے ہیں کہ اس قصیدہ کے پڑھنے میں چند شروط وآداب کا لحاظ لازمی ہے۔ ورنہ اگر نتیجہ میں فائدہ ظاہر نہ ہو تو قصیدہ کی بے اثری نہ سمجھی جائے بلکہ اپنی غلطی پر اس کو محمول کرے چنانچہ علماء فرماتے ہیں کہ امام غزنوی رحمۃ اللہ علیہ اس قصیدہ مبارکہ کو ہر رات پڑھا کرتے تا کہ اس کی برکت سے زیارتِ سرکارِ ابدقرار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حاصل کریں۔ ایک مدّت تک پڑھا۔ مگر زیارت سے مشرف نہ ہوئے تو انہوں نے اپنے شیخ کامل کی خدمت میں عرض کیا کہ اس میں کیا راز ہے آپ نے جواب دیا۔ غزنوی! شاید تم اُس کی شرائط کی رعایت نہیں کرتے علامہ غزنوی نے عرض کیا نہیں حضور میں خاص رعایت اور توجہ سے پڑھتا ہوں۔ تو اُن کے شیخ نے مراقبہ کیا اور فرمایا غزنوی زیارت نہ ہونے کا جو راز ہے وہ معلوم ہو گیا وہ یہ ہے کہ تم وہ دُرود نہیں پڑھتے جو امام بوصیری نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اس قصیدہ کو سناتے ہوئے پڑھا تھا۔ اور وہ دُرود یہ ہے۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِالْخَلْقِ کُلِّهِمِ

اوراس قصیدہ میں اس دُرود کا پڑھنا ہی خاص سر (راز) ہے علماء فرماتے ہیں کہ شرائط قرأت میں اوّل یہ ہے کہ

(۱) باوضو ہو۔

(۲) قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھ کر پڑھیں۔

(۳) تصحیح الفاظ میں خاص کوشش کرے اورزبرزیر کالحاظ رکھے۔

(۴) جو شعر پڑھے اُس کے معنی کو سمجھتا ہو اس لئے کہ دُعا کے لفظوں کو اگر نہ سمجھتا ہو تو اُس کی تاثیر میں کمی ہو جاتی ہے۔

(۵) ہر شعر کو شعر کی طرح پڑھا جائے نثر کی طرز پر نہ پڑھا جائے۔

(۶) تمام قصیدہ اوّل حفظ ہو۔ پھر معمول بنالے۔

(۷) جو اس کی قراءت کرے اور ورد بنائے وہ پہلے کسی ماذون (اجازت یافتہ) سے اجازت حاصل کرے۔

(۸) قصیدہ کے اوّل اور آخر میں مخصوص وہ دُرود پڑھا جائے جو امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے سرکارِ دوالا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں پڑھا تھا یعنی

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِالْخَلْقِ کُلِّهِمِ

یہ شرائط علامۃ الفہامہ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے قصیدہ کے شارح شیخ خرپوتی مفتی مدینہ خرپوت نے اپنی شرح میں نقل فرمائیں۔

اور صاحب الشوارد الفردہ نے سلسلہ سہروردیہ کے قاعدہ کے تحت تلاوت کا طریقہ یوں لکھا ہے کہ مجھ کو اپنے والد ماجد میر سیّد علی بخاری سہروردی علیہ الرحمۃ سے اس کی اجازت ہے۔ تلاوت کا طریقہ یوں لکھا ہے کہ:

(۱) جس دن شروع کرنا ہو۔ حسبِ حیثیت ایک یا چند محتاجوں کو کھانا کھلائیں اور کھانا میٹھا، نمکین دونوں طرح کا ہونا چاہیے۔ اوّل اُس کھانے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے صاحبِ قصیدہ کی فاتحہ ہو۔

(۲) صاف اور خوشبودار لباس پہن کر قصیدہ شروع کیا جائے۔

(۳) جس شعر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ نامی آئے اُس کی تین بار تکرار کی جائے اور درود پڑھا جائے۔

(۴) روزانہ ایک خاص معین وقت پر ورد کیا جائے۔

(۵) آسانی ہو تو ہر ماہ کے آغاز میں مذکور طریقے کے مطابق کھانا کھلایا جائے۔

(۶) قصیدہ شروع کرنے سے پہلے یہ درود شریف پڑھا جائے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ

سرکارِ ذی شان سرورِ کون و مکان ﷺ کے عاشقین صادقین کے صدقے ہمیں حقیقی عشق رسول اللہ ﷺ سے نوازے اور ہم تمام مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت فرمائے۔

سلامتی ایمان و عافیت کے ساتھ مدینہ پاک میں شہادت شرف عطا فرمائے۔

دعوتِ اسلامی اور سیلانی ویلفیئر کو دن دوگنی، رات چوگنی ترقیوں سے سرفراز فرمائے۔

امیرِ اہلسنت، محمد بشیر فاروقی قادری دامت برکاتہم العالیہ اور تمام علماء و مشائخ اہلسنت کا سایہ ہمارے سروں پر دراز فرمائے۔

امین بجاہِ النبی الامین ﷺ

مترجم

محمد نعیم عطاری مدنی

عبید المصطفیٰ

عفی عنہ ربہ الغنی

استخارہ اللہ عزوجل سے خیر طلب کرنا

استخارہ کرنا یا کروانا ایک مشورہ طلب کرنا ہے کہ جس طرح انسان زندگی کے معاملات میں کام شروع کرنے سے قبل معتبر لوگوں سے مشورہ کرتا ہے۔ بس اسی طرح استخارہ بھی ایک مفید مشورہ ہے کہ اس کے اندر انسانوں کے بارے میں ایک مفید مشورہ مل جاتا ہے اور جو کام مشورے سے کیا جائے الحمد اللہ اس کے اندر پچھتاوا نہیں ہوتا۔ کام کے شروع کرنے سے پہلے استخارہ کرنا سنت نبوی ﷺ ہے حضرت مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا مفہوم ہے جو استخارہ کرے نا کام نہیں ہوتا جو مشاورت کرے شرمسار نہیں ہوتا۔ آپ بھی ہر اہم کام سے پہلے استخارہ ضرور کروالیا کریں تا کہ اس کام کے کرنے سے پہلے ایک مفید مشورہ آپ کو مل جائے اور آپ پچھتاوے سے بچ جائیں۔ اور مقصد میں کامیابی حاصل ہو۔ اولیاء اللہ اور بزرگان دین سے کئی ایک استخارے کے طریقے ثابت ہیں جو مستند کتب میں تحریر ہیں چنانچہ انہی طریقوں میں سے ایک طریقہ تسبیح سے استخارہ ہے اس میں قرآنی آیات اور دیگر وظائف پڑھ کر استخارہ کیا جاتا ہے اور حضرت محمد بشیر فاروقی عطاری دامت برکاتہم العالیہ بھی اسی طریقے سے استخارہ فرماتے ہیں۔ اللہ عزوجل کے فضل وکرم سے جلد جواب مل جاتا ہے، اور لوگوں کی خیر کے معاملے میں رہنمائی کی جاتی ہے، الحمد للہ عزوجل پاکستان کے علاوہ اب دنیا کے تقریباً 100 سے زائد ممالک کے اندر اس استخارے کے ذریعے لوگوں کی رہنمائی اور خدمت کی جارہی ہے اور نہ صرف مسلمان بلکہ غیر مسلم بھی اس سے فیض یاب ہو رہے ہیں الحمد للہ حضرت محمد بشیر فاروقی قادری صاحب کئی سالوں سے اس خدمت میں مصروف عمل ہیں۔ حضرت محمد بشیر فاروقی قادری صاحب ملک کی مشہور و معروف دینی درسگاہ دارالعلوم امجدیہ (کراچی) سے فارغ التحصیل ہیں۔ آپ نے شعبان المعظم ۱۴۲۲ھ میں اس ادارے سے عالم کی سند حاصل کی۔ نوٹ:

حضرت محمد بشیر فاروقی قادری صاحب دامت برکاتہم العالیہ استخارے اور روحانی علاج کے سلسلے میں کسی بھی طرح کی کوئی فیس، ہدیہ یا تحفہ وغیرہ یا ادارے سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ سے کوئی تنخواہ نہیں لیتے۔ بلکہ یہ سب کام امت محمد ﷺ کی خدمت کی خاطر فی سبیل اللہ کرتے ہیں، اور مقصد صرف اللہ اور اس کے محبوب پاک ﷺ کی رضا کا حصول ہے، اور اپنے ذاتی اور گھریلو اخراجات پورے کرنے کیلئے الحمد اللہ ان کا اپنا ذاتی کاروبار ہے جس سے وہ اپنی ضروریات زندگی پوری کرتے ہیں۔ الحمد للہ علی کل حال

SAYLANI WELFARE (INTERNATIONAL) TRUST

Masjid Saylani Street, Main Bhadurabad Chowrangi, Karachi-Pakistan.
Ph: 4130786 (5 Lines) 4939655- 4120882- 3
E-mail: info@saylaniwelfare.com web : www.saylaniwelfare.com

Qaside-i Mudariyye

الْقَصِيدَة الْمُضَرِيَّة

يَا رَبِّ صَلِّ عَلَى الْمُخْتَارِ مِنْ مُضَرٍ
وَالأَنْبِيَا وَجَمِيعِ الرُّسْلِ مَا ذُكِرُوا

1 وصَلِّ رَبِّ عَلَى الْهَادِي وشِيعَتِهِ
وصَحْبِهِ مَنْ لِطَيِّ الدِّينِ قَدْ نَشَرُوا

2 وَجَاهَدُوا معَهُ فِي اللهِ واجْتَهَدُوا
وَهَاجَرُوا وَلَهُ آوَوْا وَقَدْ نَصَرُوا

3 وبَيَّنُوا الْفَرْضَ وَالْمَسْنُونَ واعْتَصَبُوا
لِلَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِاللهِ فَانْتَصَرُوا

4 أَزْكَى صَلاَةٍ وَأَنْمَاهَا وَأَشْرَفَهَا
يُعَطِّرُ الْكَوْنَ مِنْهَا نَشْرُهَا الْعَطِرُ

5 مَعْبُوقَةٍ بِعَبِيقِ الْمِسْكِ زَاكِيَةً
مِنْ طِيبِهَا أَرَجُ الرِّضْوَانِ يَنْتَشِرُ

6 عَدَّ الْحَصَى وَالثَّرَى وَالرَّمْلِ يَتْبَعُهَا
نَجْمُ السَّمَا وَنَبَاتُ الأَرْضِ وَالْمَدَرُ

7 وَعَدَّ وَزْنَ مَثَاقِيلِ الْجِبَالِ كَمَا
يَلِيهِ قَطْرُ جَمِيعِ الْمَاءِ وَالْمَطَرُ

8 وَعَدَّ ما حَوَتِ الأَشْجَارُ مِنْ وَرَقٍ
وَكُلِّ حَرْفٍ غَدَا يُتْلَى ويُسْتَطَرُ

9 وَالْوَحْشِ وَالطَّيْرِ وَالأَسْمَاكِ مَعْ نَعَمٍ
يَلِيهِمُ الْجِنُّ وَالأَمْلاَكُ وَالْبَشَرُ

10 وَالذَّرُّ وَالنَّمْلُ مَعْ جَمْعِ الْحُبُوبِ كَذَا
وَالشَّعْرُ وَالصُّوفُ وَالأَرْيَاشُ والْوَبَرُ

11 وَمَا أَحَاطَ بِهِ الْعِلْمُ الْمُحِيطُ وَمَا
جَرَى بِهِ الْقَلَمُ الْمَأْمُورُ وَالْقَدَرُ

12 وَعَدَّ نَعْمَائِكَ الَّتِي مَنَنْتَ بِهَا
عَلَى الْخَلاَئِقِ مُذْ كَانُوا وَمُذْ حُشِرُوا

13 وَعَدَّ مِقْدَارِهِ السَّامِي الَّذِي شَرُفَتْ
بِهِ النَّبِيُّونَ وَالأَمْلاَكُ وَافْتَخَرُوا

14 وَعَدَّ مَا كَانَ فِي الأَكْوَانِ يَا سَنَدِي
وَمَا يَكُونُ إِلَى أَنْ تُبْعَثَ الصُّوَرُ

15 فِي كُلِّ طَرْفَةِ عَيْنٍ يَطْرِفُونَ بِهَا
أَهْلُ السَّمَوَاتِ وَالأَرَضِيْنَ أَوْ يَذَرُوا

16 مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَالأَرَضِينَ مَعْ جَبَلٍ
وَالْفَرْشِ وَالْعَرْشِ وَالْكُرْسِيِّ وَمَا حَصَرُوا

17 مَا أَعْدَمَ اللهُ مَوْجُوداً وأَوْجَدَ مَعْدُوماً
صَلاَةً دَوَاماً لَيْسَ تَنْحَصِرُ

18 تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ مَعْ جَمْعِ الدُّهُورِ كَمَا
تُحِيطُ بِالْحَدِّ لاَ تُبْقِي وَلاَ تَذَرُ

19 لاَ غَايَةً وَانْتِهَاءً يَا عَظِيمُ لَهَا
ولاَ لَهَا أَمَدٌ يُقْضَى فَيُعْتَبَرُ

20 وعَدَّ أَضْعَافِ مَا قَدْ مَرَّ مِنْ عَدَدٍ
مَعْ ضِعْفِ أَضْعَافِهِ يَا مَنْ لَهُ الْقَدَرُ

21 كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى سَيِّدِي وَكَمَا
أَمَرْتَنَا أَنْ نُصَلِّي أَنْتَ مُقْتَدِرُ

22 مَعَ السَّلاَمِ كَمَا قَدْ مَرَّ مِنْ عَدَدٍ
رَبِّ وَضَاعِفْهُمَا وَالْفَضْلُ مُنْتَشِرُ

23 وَكُلُّ ذَلِكَ مَضْرُوبٌ بِحَقِّكَ فِي
أَنْفَاسِ خَلْقِكَ إِنْ قَلُّوا وَإِنْ كَثُرُوا

24 يَا رَبِّ وَاغْفِرْ لِقَارِيهَا وَسَامِعِهَا
والْمُسْلِمِينَ جَمِيعاً أَيْنَمَا حَضَرُوا

25 وَوَالِدِينَا وَأَهْلِينَا وَجِيرَتِنَا
وَكُلُّنَا سَيِّدِي لِلْعَفْوِ مُفْتَقِرُ

26 وَقَدْ أَتَيْتُ ذُنُوباً لاَ عِدَادَ لَهَا
لَكِنَّ عَفْوَكَ لاَ يُبْقِي وَلاَ يَذَرُ

27 وَالْهَمُّ عَنْ كُلِّ مَا أَبْغِيهِ أَشْغَلَنِي
وَقَدْ أَتَى خَاضِعاً وَالْقَلْبُ مُنْكَسِرُ

28 أَرْجُوكَ يَا رَبِّ فِي الدَّارَيْنِ تَرْحَمُنَا
بِجَاهِ مَنْ فِي يَدَيْهِ سَبَّحَ الْحَجَرُ

29 يَا رَبِّ أَعْظِمْ لَنَا أَجْراً وَمَغْفِرَةً
فَإِنَّ جُودَكَ بَحْرٌ لَيْسَ يَنْحَصِرُ

30 وَاقْضِ دُيُوناً لَهَا الأَخْلاَقُ ضَائِقَةٌ
وَفَرِّجِ الْكَرْبَ عَنَّا أَنْتَ مُقْتَدِرُ

31 وَكُنْ لَطِيفاً بِنَا فِي كُلِّ نَازِلَةٍ
لُطْفاً جَمِيلاً بِهِ الأَهْوَالُ تَنْحَسِرُ

32 بِالْمُصْطَفَى الْمُجْتَبَى خَيْرِ الأَنَامِ
وَمَنْ جَلاَلَةً نَزَلَتْ فِي مَدْحِهِ السُّوَرُ

33 ثُمَّ الصَّلاَةُ على الْمُخْتارِ ما طَلَعَتْ
شَمْسُ النَّهارِ وما قَدْ شَعْشَعَ القَمَرُ

34 ثُمَّ الرِّضَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ خَلِيفَتِهِ
مَنْ قَامَ مِنْ بَعْدِهِ لِلدِّينِ يَنْتَصِرُ

35 وَعَنْ أَبِي حَفْصٍ الْفَارُوقِ صَاحِبِهِ
مَنْ قَوْلُهُ الْفَصْلُ فِي أَحْكَامِهِ عُمَرُ

36 وَجُدْ لِعُثْمَانَ ذِي النُّورَيْنِ مَنْ كَمُلَتْ
لَهُ الْمَحَاسِنُ فِي الدَّارَيْنِ والظَّفَرُ

37 كَذَا عَلِيٌّ مَعَ اِبْنَيْهِ وَأُمِّهِمَا
أَهْلُ الْعَبَاءِ كَمَا قَدْ جَاءَنَا الْخَبَرُ

38 سَعْدٌ سَعِيْدُ ابْنُ عَوْفٍ طَلْحَةٌ
وَأَبُوعُبَيْدَةٍ وَزُبَيْرٌ سَادَةٌ غُرَرُ

39 وَحَمْزَةٌ وَكَذَا الْعَبَّاسُ سَيِّدُنَا
وَنَجْلُهُ الْحَبْرُ مَنْ زَالَتْ بِهِ الْغِيَرُ

40 وَالآلُ وَالصَّحْبُ وَالأَتْبَاعُ قَاطِبَةً
مَا جَنَّ لَيْلُ الدَّيَاجِي أَوْ بَدَا السَّحَرُ